حدائق بخشش کی طباعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک یادگاری تحریر
ضیاءِ حدائقِ بخشش
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
مرتب: علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
انجمن ضیاءِ طیبہ
نزد بادامی مسجد، گنو گلی، میٹھادر، کراچی۔

حدائق بخشش کی طباعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک یادگاری تحریر

ضیائے حدائق بخشش

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت	:	5
نام کتاب	:	ضیائے حدائق بخشش
مؤلف	:	علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت	:	64 صفحات
تعداد	:	2000
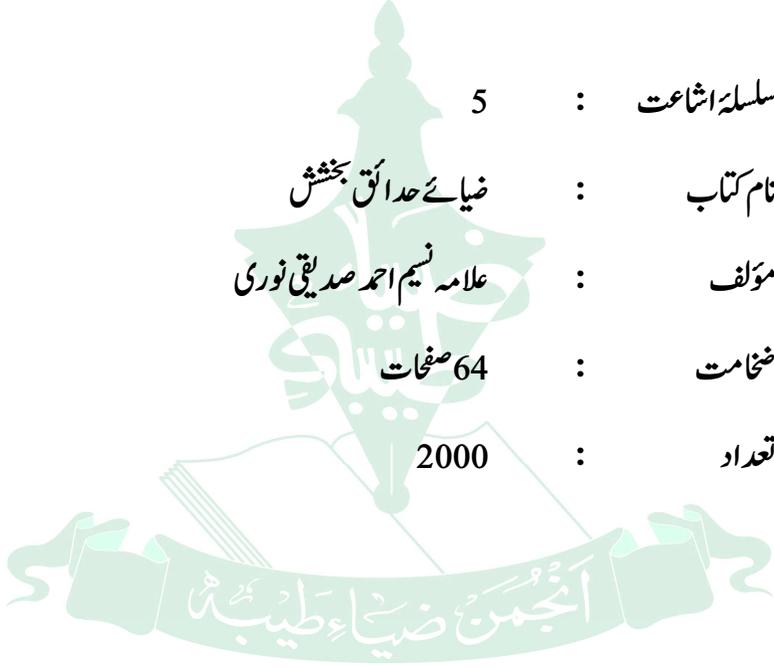
.... ناشر ....

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

عرض ناشر

الحمد للہ علی احسانہ و فضلہ، کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل و محدث و محقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف کے موقع پر آپ کے شہرۂ آفاق مجموعۂ کلام "حدائق بخشش" کے سو برس مکمل ہوگئے ہیں۔ "حدائق بخشش" کا مادۂ تاریخ ۱۳۲۵ھ ہے۔ اس کا نام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خود تجویز فرمایا تھا اور اسے دو حصوں میں ترتیب دیا تھا۔ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے قلم فیض رقم سے مرتبہ نسخہ حضرت امین ملت مدظلہ العالی زیب سجادہ مارہرہ مطہرہ کے تصرف میں ہے۔ اسی نسخہ سے مستفیض "حدائق بخشش" اول، دوم سو برس کے عرصہ میں شائع ہوتی رہی ہے۔ آج ۲۵ صفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۶/ اپریل ۲۰۰۴ء عرس اعلیٰ حضرت کے سال کو "حدائق بخشش" کے صد سال کے طور پر مناتے ہوئے انجمن ضیاء طیبہ نے مولانا نسیم احمد صدیقی نوری کے مرتب کردہ رسالہ کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔ وقت کم ہونے کے باعث عجلت میں اس کتاب کی تیاری عمل میں آئی ہے لہٰذا اگر سہو اور تسامح نظر آئے تو پیشگی معذرت چاہتے ہوئے ہم اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ ادارہ یا مؤلف کو ضرور اطلاع دیں۔

فقط

ادارہ

انتساب

زیر نظر رسالہ "ضیاءِ حدائق بخشش" (جس میں حدائق بخشش کے صد سالہ تاریخ، محاسن اور فہرست و شروحات شامل ہیں) کو شیخ العرب و العجم قطب مدینہ، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء الدین قادری رضوی مدنی قدس سرہ العزیز (جنت البقیع شریف) (خلیفۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) اور شیخ الاسلام و المسلمین، سند العلماء و الکاملین حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمن مدنی نور اللہ مرقدہ (جنت البقیع شریف) (ابن قطب مدینہ و خلیفہ مفتی اعظم)، مصلح ملت حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ، مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقارالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء و مشائخ اہلسنّت کے اسمائے مقدسہ سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ تاکہ اللہ جل شانہ ان علماء و مشائخ کے وسیلۂ جلیلہ سے فقیر کی اس تالیف کو قبول فرما کر تادم مرگ مسلک امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محتاج دعا، خادم العلماء

احقر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہ

نعت نگاری اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

مسئلہ: از جودھپور مارواڑ، مرسلہ قاضی محمد عبدالرحمن صاحب متخلص بہ طالب مدرس درجہ اول سردار اسکول (۱۸ جمادی الاخرے ۱۳۳۷ھ)

حضرتم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بتاریخ ۱۶ مارچ سال رواں بروز یکشنبہ جودھپور میں مشاعرہ تھا مصرع طرح ہوا ہذا:

"شب عاشق سحر نہ ہو جائے"

نمبر ۲ پر ایک نعتیہ غزل پڑھی گئی جس کا مطلع ہے:

نعت خیر البشر نہ ہو جائے
دل حقیقت نگر نہ ہو جائے

کیا حضور یہ مطلع نعت میں ٹھیک ہے کہ اس کا قائل کہتا ہے کہ آپ کے دیوان میں بھی اس قسم کا شعر ہے مگر وہ شعر دیوان میں دکھاتا نہیں اور خاکسار کے پاس دیوان ہے نہیں لہٰذا متکلف ہوں کہ اس میں جو کچھ امر حق ہو جواب سے سرفراز فرمادیں۔

الجواب: وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ، یہ مطلع سخت باطل وناجائز ہے کہ اس میں نعت اقدس سے ممانعت ہے اور نعت اقدس اعظم فرائض ایمان سے ہے۔ اس سے ممانعت کس حد تک پہنچتی ہے اگر تاویل کی جگہ نہ ہوتی تو حکم بہت

سخت تھا فقیر کے دیوان میں اصلاً کوئی شعر اس مضمون کا نہیں ولہ الحمد و ھو تعالیٰ اعلم[1]

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

"نعت": مختصر تاریخ

سیّد الاولین و الاخرین، امام الانبیاء و المرسلین، رحمۃ اللعالمین، محبوب رب العالمین سیّدنا و نبینا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں آداب غلامانہ و خادمانہ بجالا کر نذرانہ سپاس و عقیدت منثور و منظوم پیش کرنے کے عمل کو بالعموم "نعت" کہتے ہیں، لیکن علم العروض کے اصولوں پر اشعار کے قالب میں ڈھلے ہوئے مدحیہ کلمات پر بالخصوص "نعت" کا اطلاق ہوتا ہے۔ نعت لکھنا، نعت پڑھنا، نعت سنانا اور نعت سننا کب سے ہے؟ کوئی محقق، کوئی مورخ حتمی تاریخ نہیں بیان کر سکتا۔ از حضرت آدم صفی اللہ تا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین، تاجدار ختم نبوت اور نبی رحمت علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری کی بشارت و نوید سناتے رہے، اقوام و ملل سنتے رہے، اس کہنے اور سننے کے عمل کو نعت، نعت اور صرف نعت ہی کہا جاتا ہے اور کہا جاتا رہے گا۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو نعت کہنے کی ذمہ داری یوم میثاق تفویض ہوئی، قادر مطلق کا حکم تھا میرے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہو، اس

1۔ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۰۸ رضا اکیڈمی ممبئی۔

لیے کہ تمہارا وجود اور کل فیوض سب اسی کے رہین منت ہیں، گویا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و مجدہ نے فرمایا! آدم (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہیں علم دے کر مسجود ملائک قرار دیا جائے اور تمہاری دعا قبول ہو۔ نوح (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ سفینہ محفوظ ہو۔ ابراہیم (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ نار نمرود گلزار ہو۔ اسمٰعیل (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ عالم کی سیرابی کے لیے تمہارے قدم سے زم زم رواں ہو۔ نیز تمہیں اعزاز عطا کرتا ہوا میرا محبوب تمہاری ذریت میں قدم رنجہ فرمائے۔ اسحق (علیہ السلام) ویعقوب (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہاری نسل میں نبوت اور نعمت کی فراوانی ہو۔ یوسف (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہیں حسن و جمال اور سلطنت کا کمال ملے۔ موسیٰ (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ کلیم اللہ کا منصب دیا جائے اور شب معراج چشمان محبوب میں میرا جلوہ دیکھو۔ داؤد (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ زمینی اقتدار اور فولاد پر اختیار سے سرفراز ہو۔ سلیمان (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہارا تصرف انس و جن، حیوان اور ہوا ہی پر نہیں زمین میں پوشیدہ خزانوں اور نعمتوں پر بھی قائم ہو۔ عیسیٰ (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہیں فلک رابع کی رفعت بھی ملے اور تمام رفعتوں سے ارفع مکین گنبد خضریٰ کا قرب عطا ہو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اہل ایمان کو خطاب فرمارہا ہے، نعت کہو، اس لیے کہ میں بھی کہتا ہوں۔ خالق کائنات اپنے محبوب کے لیے نعت ارشاد فرماتا ہے، کب سے؟ مخلوق سے پہلے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عزوجل نے ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا، ”میں پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں جانا جاؤں“ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی تجلی سے اپنے محبوب کو تخلیق فرمایا فقیر (غلام مفتی اعظم) عرض کرتا ہے

کہ اللہ رب ذوالجلال نے اپنی ربوبیت کے اظہار کے لیے ایک عارف خَلق کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، فقیر کے نزدیک یہی ارادۂ الٰہی "نعت" ہے۔ ارادہ کے ساتھ ہی اپنے محبوب کو خَلق فرمایا۔

قابل غور نکتہ:

اللہ تعالی واحد و یکتا ہے اس کے نعت بیان فرمانے کا عمل بھی منفرد تھا اس لیے کہ مخلوق میں صرف اس کے محبوب کی ہی ذات تھی وہ بھی اس کے قرب خاص میں۔ اللہ تعالیٰ نے عمل تخلیق اپنے محبوب کے خلق فرمانے سے شروع کیا، اللہ کا ارادہ تھا میں جانا جاؤں، پہچانا جاؤں، محبوب نے اپنی تخلیق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی پہچان کا حق ادا کیا اپنے خالق کی معرفت حاصل تھی اسی لیے فوراً اللہ رب العزت کی بارگاہ عظمت پناہ میں سجدہ ریز ہو کر نذرانۂ عبودیت پیش کر کے واضح فرمادیا کہ اپنے خالق کی منشاء کے موافق میں ہی اس کا عارف، میں ہی عابد اور میں ہی ساجد ہوں۔ قابل غور نکتہ یہ ہے کہ جب خالق کی منشاء کے مطابق جاننے والا (عارف) پیدا ہو چکا تو عمل تخلیق پہلی ہی خلقت (یعنی محبوب اکرم، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم) پر شروع ہو کر ختم ہو جانا تھا، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ عمل تخلیق کا یہ سلسلہ جاری رہا اور تا حال جاری ہے تا قیامت جاری رہے گا، ایسا کیوں؟ اس مرحلہ پر فقیر کا وجدان یہ لطیف نکتہ یوں سمجھا تا ہے کہ بلاشبہ خلق اول (مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے پہلے عارف اور پہلے ساجد ہو کر، عرفان خالق کا حق ادا بھی کیا، خالق کا مقصد پورا بھی ہوا، یہاں عمل تخلیق رک جانا چاہئے

تھا، مگر جاری رہا، اس لیے کہ اللہ تعالی نے گویا یوں فرمایا! اے حبیب! میں نے تجھے پیدا کیا تا کہ تو مجھے جانے، جب کہ دیگر مخلوق کو اسلیے پیدا کیا کہ وہ تجھے جانیں۔ جس طرح تو میرا جاننے والا ہے ایسا ہی کوئی تیرا جاننے والا بھی ہو۔

اے محبوب! جب تو سجدے میں میری حمد بیان کر رہا تھا میں تجھے دیکھ کر، خوش ہو کر، تیری نعت تنہا بیان فرما رہا تھا، اب جب کہ مخلوق، بندگی کا حق ادا کرنے میں تیری نقل کرے گی تو میں نے انھیں حکم دیا کہ میں بھی نعت کہتا ہوں تم بھی نعت کہو۔

اعلیٰ حضرت کا دیوان "حدائق بخشش" نعت و منقبت کے بحرین (دو سمندر) کے مترادف ہے اپنے مشائخ طریقت پھر امام الاولیاء سیّدنا غوث اعظم نور اللہ مرقدہ کے بحر مناقب اور سیّد الاولین و الاخرین، تاجدار ختم نبوت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بحر نعت کو باب مدینۃ العلم مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات کے ذریعہ ملا کر دونوں سمندروں کے درمیان برزخ قرار دیتے ہیں اور اسی برزخ سے علم وادب کے بیش بہا موتیوں کو چن چن کر سب سے بلند، تمام سے وسیع، ہر ایک سے جدا، شعر و سخن کا ایسا قصر تعمیر کیا ہے جو تا عرصہ دیرینہ ارباب علم و دانش میں توجہ وزیارت کے آتش شوق کو ہوا دیتا رہے گا۔ اور یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانَ کے مصداق متذکرہ "بَحْرَیْن" کے غواص کے دامن کو صدف و مرجان سے معمور رکھے گا۔

عجائبات حدائق بخشش

ہم اپنے قارئین کو عالم استعجاب کی سیر کرانا چاہتے ہیں، اس سیر کے لیے آپ کو نہ جہاز و ریل اور نہ کشتی و گاڑی کی ضرورت ہے اور نہ زادِ راہ اور نہ ویزا۔ ہم امام احمد رضا کے اشہب قلم پر سوار ہو کر بخشش کے باغ میں جا رہے ہیں اور ثمر مغفرت کی نعمتیں پا رہے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے عالم پست و بالا میں عجائبات پیدا فرمائے ہیں۔ جنہیں دیکھنے اور سمجھنے کے لیے بصارت اور بصیرت عطا ہوئی ہیں جو مظاہر عجائب صرف نگاہ بصارت سے دیکھے جاتے ہیں وہ ماورائے عقل قرار پاتے ہیں، جو بصیرت و فراست کا استعمال جانتے ہیں وہ ان عجائبات کو دیکھ کر پہلے متحیر پھر مطمئن ہو کر قلب و ذہن مطہر کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی بریلی کے معمار نے آقائے دو جہاں، مالک کون و مکاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عطا سے اپنا ادبی جہان اور علمی کہکشاں بنا کر اسے آباد کیا ہے۔ اگرچہ دکن کے معمار قلی قطب شاہ اور ولی، دہلی کے معماروں میں میر، مومن، غالب، داغ، ذوق، ظفر، لکھنؤ کے معماروں میں میر انیس، آتش، ناسخ، اثر، محسن، مینائی، بدایوں کے معماروں میں محشر، شکیل، فانی، مراد آباد کے کافی اور جگر کے علاوہ اقبال، انشاء، حالی، حفیظ، دانش، بیدم، بہزاد، خمار، مجاز، ساغر، مجروح، فراق، عمر خیام، نظیر، اکبر، بیدل، سیماب، شاد، یگانہ، اصغر، جذبی، سودا، شیرانی، جوش، فیض، ساحر، کیفی، منور، اقبال عظیم، خالد، قتیل اور

ہادی وغیرہ ان معماروں نے بھی شعر و سخن کے باغات بنائے اور اس میں غزلیات، رباعیات، مراثی، قصائد، مسدس و مثنوی غرض جملہ اصناف کے شجر لگا کر آبیاری کی ہے۔ لیکن "باغبان بریلی" کے "حدائق بخشش" کے عجائبات، بصارت و بصیرت اور ادراک و فراست کو دعوت نظارہ دے رہے ہیں، برادر طریقت پروفیسر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (مقیم بریلی، انڈیا) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں،

کلام رضا میں ایک غزل "صنعت واسع الشفتین" (اسے غزل الشفتین بھی کہتے ہیں) میں بھی ہے، یعنی ہر شعر میں ایسے لفظ لائے گئے ہیں جنہیں پڑھنے پر ہونٹ آپس میں نہیں ملتے ہیں۔"[1]

اسی صنعت کو عنوان بنا کر علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی نوری لکھتے ہیں:

"بارہ اشعار پر مشتمل اس نعت شریف کو پڑھا جائے۔ کسی شعر کے کسی لفظ پر ہونٹ سے ہونٹ مس نہ ہوگا۔ وہ نعت شریف ذیل میں درج ہے۔

سیّد کونین سلطان جہاں ظل یزداں شاہ دیں، عرش آستاں

کل سے اعلیٰ کل سے اولی کل کی جاں کل کے آقا کل کے ہادی کل کی شاں

دلکشا دلکش دل آرا دلستاں کان جان و جان جاں و شان شاں

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا ہر اشارت دل نشیں و دل نشاں

1۔ ماہنامہ جہان رضا ستمبر اکتوبر ۱۹۹۵ء ص ۱۴۱۔

دل دے دل کو جان جاں کو نور دے	اے جہان جان والے جانِ جہاں
آنکھ دے اور آنکھ کو دیدار نور	روح دے اور روح کو راہ جناں
اللہ اللہ یاس اور اس آس سے	اور یہ حضرت یہ در یہ آستاں
تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو	کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جان جہاں
تو ثنا کو ہے ثنا تیرے لیے	ہے ثنا تیری ہی دیگر داستاں
تو ہو داتا اور اوروں سے رجا	تو ہو آقا اور یاد دیگراں
التجا اس شرک و شر سے دور رکھ	ہو رضا تیرا ہی، غیر از این و آں
جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں	دل سے یوں ہی دور ہو ہر ظن و ظاں

صنعت واسع الشفتین میں اردو ادب کے نامور شعراء کے اشعار تو ضرور ملتے ہیں، لیکن اس صنعت میں پوری غزل کسی کے بھی کلام میں نہیں پائی جاتی"۔[1]

ممتاز نقاد و ادیب، ندرت نگار حضرت شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبہ فارسی، دارالعلوم منظر الاسلام بریلی "حدائق بخشش" کے عجائبات کی سیر کراتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"صنعت ذو قافیتین میں غزل کہنا کچھ زیادہ دشوار نہیں، اکثر غزل گو شعراء نے ایسی غزلیں کہی ہیں لیکن تغزل کے میدان میں بھی اس کی کوئی نظیر نظر سے نہیں گزری کہ ذو قافیتین اشعار میں ہجا کا التزام رکھا گیا ہو میں عشقیہ شاعری کے بارے میں عرض کر رہا ہوں، نعتیہ شاعری میں تو اس کی مثال ہی

1۔ فن شاعری اور حسان الہند صفحہ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔

نہیں ملتی، حضرت رضا قدس سرہ کا وہ سلام جس میں اس صنعت کا التزام ہے غزلوں کے بعد پیش کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں کہ از الف تا ی، کی قید کے ساتھ پورا سلام ذو قافیتین ہے، یہ ہے تبحر علمی، قادر الکلامی اور فیض مصطفوی ﷺ کہ اس نے حضرت رضا کے سامنے مضامین کے انبار لگا دیئے تھے وہ مضمون ہی کے اعتبار سے نہیں بلکہ ساخت کے اعتبار سے بھی ان مضامین کو جس سانچے میں چاہتے ڈھال لیتے! آپ کے سلام کا مطلع ہے

کعبے کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس درود پاک میں ساٹھ اشعار ہیں، کسی حرف ہجا کے دو اشعار ہیں کسی کے تین عام طور پر دو شعر ہر حرف کی قید کے ساتھ موجود ہیں۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ اس لزوم مالا یلزم کے باوجود ایک دریائے محبت موجزن ہے اور فیضان محبت کی پر کیف بارش برابر جاری ہے، بے تکلف، تصنع اور آورد سے آزاد ہو کر شعر پر شعر اور درود پر درود بھیجتے چلے جا رہے ہیں سبحان اللہ سبحان اللہ... حروف ہجا کی قید کے ساتھ ذو قافیتین مصرعے کہنا اولیات رضا میں داخل ہے۔"[1]

ایک اور عجوبہ "نظم معطر" (۱۳۰۹ھ) کے مطالعہ میں نظر آتا ہے یہ نظم فارسی میں ہے مطبع نادری بریلی سے شائع ہوئی ۱۳۲۵ ھ میں "حدائق بخشش" کے حصہ دوم میں شامل کیا گیا۔ رباعیات پر مشتمل یہ نظم اس طرح ترتیب دی گئی ہے کہ آغاز میں چار مصرعے حمد اور چار مصرعے صلوٰۃ کے عنوان

1۔ کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸ اور ۴۲۴۔

سے ہیں پھر مسلسل ساٹھ رباعیات ردیف عبد القادر اور قافیہ بقیہ حرف ہجا یعنی الف تا ی ہے یہ رباعیات سیّدنا غوث الاعظم کے مناقب میں ہیں۔

حدائق بخشش کی دعوت فکر

"میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں"

تاجدار بریلی کے تصرفات و فیوضات کی جھلک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل و محدث و محقق بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے ریاست "نانپارہ" کے نواب کے مطالبہ کے باوجود ستائشی قصیدہ تحریر نہیں فرمایا بلکہ ایک معرکۃ الارا، خوبصورت نعت شریف سولہ اشعار پر مشتمل تحریر فرما کر نواب نانپارہ کو بھجوا دی۔ نعت شریف کے چند اشعار مطلع و مقطع کے ساتھ اپنے قارئین کے مطالعہ کے لیے درج ذیل ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تری گذر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

متذکرہ نواب، اکثر شعراء سے اپنی مدح میں قصائد لکھوا کر انھیں انعامات سے بھی سرفراز کرتے تھے، لیکن حسان الہند امام احمد رضا کو اہل دنیا کے انعامات کی کیا پرواہ؟ کسی کے تحائف و بخشش سے کیا غرض؟ انھوں نے تو آقائے دو جہاں علیہ افضل الصلوۃ والسلام کے دربار گہربار سے لامحدود انعامات و سوغات

کی خیرات پا کر ہم جیسے گنہگاروں کو فیضیاب کرنے کے لیے بخشش کا باغ (حدائق بخشش) لگا دیا ہے۔

آیئے مندرجہ بالا نعت شریف کے مقطع کے آئینے میں جولائی ۱۹۹۵ء میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعہ کو پڑھتے ہیں، جسے سیّد عبدالوحید حسینی صاحب نے مکتوب دہلی کے عنوان سے، ہفت روزہ "اخبار جہاں" کراچی کے لیے لکھا اور ۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔

"ہندوستان کے وزیر اعظم نرسیماراؤ نے بریلی میں حضرت امام احمد رضا کے مزار کی تزئین و آرائش اور جدید کمپلیکس کی تعمیر کے لیے ایک کروڑ روپیہ دینے کی پیشکش کی ہے۔(ایک اور روایت کے مطابق یہ پیشکش تین کروڑ روپے کی تھی) ہندوستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ سلمان خورشید ایک کروڑ روپیہ لے کر دربار پر پہنچ گئے۔ مگر پانچ ہزار سے زائد مسلمانوں کے ہجوم نے وزیراعظم کو مزار پر جانے سے روک دیا، مشتعل ہجوم نے وزیر مملکت کو ایک کروڑ روپے کے بریف کیس سمیت بھگا دیا۔"

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ممتاز قلمکار و ندرت نگار محترم المقام پیر زادہ اقبال احمد فاروقی دام فیوضہم لکھتے ہیں:

"آپ "مکتوب دہلی" کے نامہ نگار کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت کے غریب نام لیوا اور ان کے مزار کے تہی دست سجادہ نشین کس ملی غیرت سے اتنی خطیر رقم کو ٹھکرا رہے ہیں۔ ہندوستان میں ایک کروڑ کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں، مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی روح آج بھی پکار رہی ہے۔

"میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں"

آج بریلی میں اعلی حضرت کے مزار کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے، مسجد کو وسیع کیا جارہا ہے ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہو رہی ہے۔ ایک اشاعتی ادارہ قائم ہو رہا ہے ایک دارالافتاء کا سیکریٹریٹ بنایا جارہا ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا منصوبہ ہے مگر اعلی حضرت کے جانشین کسی ایسی رقم کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے جس سے اعلیٰ حضرت کی غیرت پر حرف آئے۔"[1]

ممتاز شاعر و ادیب اہلسنت جناب سید عارف محمود صاحب مہجور رضوی کی رگ رضویت پھڑکی جب انھوں نے متذکرہ ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمایا، تو چند قطعات قلمبند ہوئے جو نذر قارئین ہیں۔

رچانے آئے تھے ناٹک مگر رچا نہ سکے	دکھانے آئے تھے کرتب مگر دکھا نہ سکے
جناب راؤ مزار بریلی پر	چڑھانے آئے تھے "چادر" مگر چڑھا نہ سکے

فیضان ترا جاری و ساری ہے جہاں میں	زندہ ہے تری فکر تو پائندہ ہنر ہے
بھاتی نہیں اب بھی تجھے مشرک کی قرابت	قائم ترا تربت میں بھی ایمان نظر ہے

معیار وفا جو بھی رہا زیست میں تیرا	مرقد میں بھی ویسی ہی تری خوئے نظر ہے
آتا ہے یہاں جو کوئی مومن ہے کہ مشرک	تو قبر میں لیٹا ہے مگر تجھ کو خبر ہے

1۔ ماہنامہ "جہان رضا" ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۰۔

گل کوئی کسی کو بھی کھلانے نہیں دیتا
چاہے نہ جسے تو اسے آنے نہیں دیتا
لاریب ہے یہ تیری کرامت کا کرشمہ
چادر کسی مشرک کو چڑھانے نہیں دیتا

مشرک کوئی امداد یہاں پا نہیں سکتا
یہ شہر بریلی ہے "دیوبند" نہیں ہے
باقی ہے ابھی "شاہ بریلی" کا تصرف
گستاخ یہاں کوئی فتح مند نہیں ہے

جاری ہے تیرا فیضان بعد از وصال بھی
اب تک ہے آپ خود ہی تو اپنی مثال بھی
ہر صبح بن کے آئے تیرا نصیب عظمت
ہر دم ہو تجھ کو حاصل اوج کمال بھی

وہاں بلاتے ہیں مشرک کو اپنی محفل میں
یہاں تو ذکر بھی ان کا نہیں گوارا ہے
یہی تو فرق ہے "دیوبند" اور "بریلی" میں
وہاں ہے ان سے "محبت" یہاں کنارا ہے [1]

اکیسویں صدی "حدائق بخشش"

اور جامعۃ الازہر کا نصاب

مولانا محمد نعمان اعظمی صاحب الازہری دنیائے سنیت کو مژدہ سناتے ہوئے لکھتے ہیں،

1۔ ماہنامہ "جہان رضا" لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۵ء ص ۲۴،۲۳۔

"قارئین کرام! آپ کو یہ جان کر خوشی بلکہ حیرت ہو گی کہ جامعہ ازہر شریف میں ۱۹۹۷ء سے شعبہ فارسی کے اردو مادہ (سبجیکٹ) میں حدائق بخشش کے منتخبات اور امام احمد رضا قدس سرہ کی سوانح حیات داخل نصاب ہو چکی ہے، اس التحاق کی جہد مسلسل اور سعی پیہم کا سارا کریڈٹ عزت ماب ڈاکٹر حازم صاحب کو جاتا ہے۔ حالیہ دو سالوں میں ازہر شریف اور مصر کے اندر جس جوش و خروش اور اخلاص کے ساتھ رضویات پر کام ہو رہا ہے اگر اس میں اسی انہماک و مداومت اور خلوص و للّٰہیت کا جذبہ کار فرما رہا تو ان شاءاللہ اگلی نئی صدی میں ہندو پاک کی طرح اہل مصر بھی امام احمد رضا قدس سرہ کی مایہ ناز شخصیت اور آپ کی بے لوث خدمات سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں گے۔"[1]

اعلیٰ حضرت کے عربی شعر و سخن کی فنی خوبیوں کا اعتراف

جامعہ ازہر شریف شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں عربی ادب کے استاذ عزت ماب پروفیسر ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس صاحب اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فکر و فن اور زبان دانی اور فن شعر گوئی میں مہارت کا اعتراف ان الفاظ میں کراتے ہیں،

"ان ربنا تبارك و تعالی افاض علیه بخضم هائل من الفكر و مع ذالك لم يحرم العاطفة فرزقه عينا فی قلبه فياضته بالشعر و لسانا يتغنی بأحلی الكلمات العربية و كانما قد حيزت له العربية بحذا فيرها."

1۔ "امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر" ماہنامہ "کنز الایمان" دہلی شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء ص ۴۳۔

یعنی! رب تعالی نے آپ کو علوم و افکار کا بحر بیکراں بنایا تھا ایسا بھی نہیں کہ جوش وولولہ سے عاری ہو اس نے آپ کے دل کے اندر ایک چشمہ عطا کر دیا تھا جو اشعار کی شکل میں ابلتا تھا اور ایسی زبان دے رکھی تھی جو عربی الفاظ و کلمات بڑے شیریں انداز میں گنگناتی تھی گویا عربی زبان آپ کو جملہ لوازمات کے ساتھ عنایت کر دی گئی تھی۔[1]

ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس مزید لکھتے ہیں،

"ومهما يكن امر فشا عرنا رجل حاذق تعددت اغراضه الشعريه واسمح لى ايها القارى العزيز ان اقول لك انه احمد رضا خاں شاعر محير العقول مكتمل والعاطفة جياشة والاحساس عين فوارة ولسانه طيع الفاظه تاتيه مستملحة غير مستكرهة فى اغلب الاحيان متمسك غاية التمسك بتراث اجدادنا العرب".....

"وقد كنت احب ان اكتب عن شاعرنا و عن اغراضه فى بقية ديوانه اكثر من هذا الا انى لم اقف مع بقية اغراضه و لعلى القاك ايها القارى الكريم فى وقفة اخرى و قد اقول تناسيت بعض امور حول شاعرنا و لكن ذلك عن غير قصد فاسال ربى المغفرة و استسمح قارى فى العذر لانى ماوفيت شاعرنا قدره الذى يستحق، لعلى القى القارى، المفضال مرة اخرى فازيده"

1۔ امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر از محمد نعمان اعظمی ماہنامہ "کنز الایمان" دہلی ص ۴۱۔ ۴۲ شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء بحوالہ الامام احمد رضا خاں مصباح الہندی بلسان عربی۔

"یعنی معاملہ چاہے جیسا بھی ہو، ہمارا شاعر بڑا ماہر شخص ہے، اس کے شعری اغراض و مقاصد متعدد الجہات ہیں، قارئین کرام! میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ وہ امام احمد رضا خاں کی ذات گرامی ہے، جو حیرت انگیز شاعر، جامع شخصیت، جوش و جذبات سے لبریز، احساس مانند چشمہ رواں اور فصیح و بلیغ زبان کی حامل ہے ان کے الفاظ غریب کے بجائے پر کشش اور شستہ ہوتے ہیں اکثر اوقات تو ہمارے عرب آباء و اجداد کے تراث (یعنی چھوڑا ہوا ترکہ) کی طرح ہوتے ہیں.....

میری خواہش تھی کہ میں اپنے اس شاعر اور اس کے دیگر دیوان کے اغراض و مقاصد کی بابت اس سے زیادہ کچھ تحریر کروں مگر بقیہ اغراض کے متعلق اس سے زیادہ مجھے واقفیت نہیں۔ قارئین کرام! ہوسکتا ہے کہ دوسری دفعہ ملاقات ہو مجھے اعتراف ہے کہ مجھ سے اپنے شاعر کے متعلق بہت سی باتیں بلا قصد چھوٹ گئیں، پس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ حضرات سے معذرت کرتا ہوں کہ میں اپنے شاعر کی کماحقہ قدردانی نہ کرسکا دوبارہ ملاقات میں ضرور اضافہ کے ساتھ بیان کروں گا۔" (حوالہ مذکورہ بالا)

یہی ڈاکٹر مرسی ابوالعباس صاحب اپنے دوسرے مقالے میں رقمطراز ہیں،

"امام احمد رضا قدس سرہ نے چار زبانوں (اشارہ ہے لم یات نظیرک فی نظر کی طرف جو حدائق بخشش حصہ اول ص ۲۱ پر ہے) میں نعت کہی ہے، اردو اور فارسی میں زیادہ کہی ہیں اور انہیں اس حیثیت سے اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ آپ کی مادری زبان تھی لیکن آپ کو ایسی عربی کہاں سے آئی،.....

مزید لکھتے ہیں "واظن لو ان الشاعر اماهی وسالته، عن سبب هذا الفيض المدوار بلغتنا العربية لقال انها لغة قراننا ولسان حبيبنا صلى الله عليه وسلم و فصحى اهل الجنة" یعنی میں سوچتا ہوں کہ اگر یہ شاعر میرے سامنے ہوتا اور میں اس سے اپنی عربی زبان کے لامحدود فیوض وبرکات کا سبب دریافت کرتا تو وہ یہی کہتا کہ یہ ہمارے قرآن اور ہمارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جنتیوں کی زبان ہے۔"[1]

بارگاہ رضا میں منظوم خراج عقیدت

ڈاکٹر حسین مجیب مصری

سنسكن في الثرى قبرا و ننسى الكوخ و القصر

عنقریب زیر زمین ہم قبر میں ہوں گے
اور جھونپڑی، محل، بھول چکے ہوں گے

وهذا الموت يطوينا فلا يبقى لنا اثرا

یہ موت ہمیں ڈھیر کر دے گی
یہاں تک کہ ہمارا کوئی نشان تک باقی نہ چھوڑے گی

يغيبنا و يبلينا كبحر غيب الحجرا

اور یہ ہمیں ضعیف اور معدوم کر دے گی
اس سمندر کے مانند جو پتھر کو غائب کر دیتا ہے

1۔ امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر، از محمد نعمان اعظمی ماہنامہ "کنزالایمان" دہلی جولائی ۲۰۰۰ء ص ۴۲ بحوالہ "وقفة فی ظلال بساتين الغفران"۔

تجف دموع باکینا ندی قد زایل الزھرا

ہم پر رونے والوں کے آنسو خشک ہو جائیں گے

جیسے پھول سے شبنم کا قطرہ ہوا ہو جاتا ہے

و اھل الود ناسونا فما علموا لنا امرا

اور ہم سے محبت کرنے والے بھی ہمیں بھلا دیں گے

پس کوئی ہمارا حال جاننے والا نہ ہو گا

و یصمت صوت جادینا یسوق بنا الی الصحرا

اور ہمارے پیچھے آنے والوں کی نغمہ سنجی بھی بند ہو جائے گی

جو ہمیں بیاباں کی طرف ہنکا رہی ہے

کانا قط ما کنا و ما شیا لنا وطرا

گویا ہم کبھی کچھ نہیں تھے

اور کوئی چیز ہمارا مقصد نہیں تھی

و لکن انھا الذکری تضیف لعمرنا عمرا

لیکن یہی یادگار ایک ایسی چیز ہے

جو ہماری عمر کو دوام بخشتی ہے

و تروی ما جری خبرا و تمضی اعصر تتری

اور جو واقعہ ماضی میں پیش آیا اس کو بیان کرتی ہے

اور جو گزرتی ہے اس کو دہراتی ہے

الا یا شیخ امتنا ففی التاریخ کن عصرا

اے امت مسلمہ کے عظیم المرتبت شیخ (احمد رضا)

تو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ رہے گا

ظلام الشك غشانا انرت الشمس و القمرا

جس وقت شکوک و شبہات کے بادل ہم پہ چھا گئے

تو نے ایمان و یقین کے آفتاب و ماہتاب روشن کر دیئے

و صوت الحق ناداتا سمعنا نعمر الوترا

اور جب کبھی آواز حق نے ہمیں صدا دی

ہم نے فورا بلا کسی تردد اس پر لبیک کہا

رددت هدية حيرتنا وضمنت الهدى سفرا

آپ نے ہماری حیرت و استعجاب کو ختم کر دیا

اور کتاب کے ذریعہ ہماری رہنمائی فرمائی

و انت سددت حاجتنا للدنيانا و للاخرا

اور آپ نے دنیوی و اخروی دونوں لحاظ سے

ہماری حاجت روائی فرمائی

و شعرك كان نشوتنا بلحن صادح سحرا

آپ کے اشعار ہمارے لیے خوشی و انبساط اور نشاط

کا باعث ہیں، صبح کے وقت نغمہ سنج پرندہ کی مانند

و حسبك من سلامية تضوع سيرة عطرا

آپ کا بارگاہ رسالت مآب و میں صلوۃ و سلام کا وہ نذرانہ

بس ہے، جو سیرت رسول کی عطر بیزی کرتا ہے

ومدحك فی رباعیة لخیر خلائق طرا

اور آپ کی وہ مدح جو رباعی کے قالب میں ڈھلی ہے

پوری مخلوق کی بھلائی کے لیے ہے

نصرت الدین بالفتوی بحق تنطق السطرا

آپ نے فتوی کے ذریعہ دین کی نصرت و حمایت کی

جس کی سطر سطر حق و صداقت کا شاہکار ہے

جعلت الروح بالنجوی تطوف فی السما طیرا

آپ نے روح کو مناجات الہی کے ذریعہ اس قابل بنا دیا

کہ وہ آسمان میں پرندہ کے مانند اڑنے لگی

وباکستان تبنیها رددت لطائر وکرا

اور پاکستان کو بھی آپ نے اپنے افکار سے خوب آباد فرمایا

گویا پرندہ کو اس کا آشیانہ لوٹا دیا

لدین الحق تهدیها وترفعها الی الشعری

دین حق کی طرف اس کی رہنمائی کی

اور اس کو ستارہ شعری تک پہونچا دیا

و اقبال مؤیدها لفضلك اجزل الشکرا

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال اس کے بہی خواہوں میں سے ہیں

آپ کی ان عنایتوں کا بیحد شکریہ

بمصرا انت من یقرا وبالارواح من یشری

آپ کے افکار مصر میں بھی ہیں جو چاہے ان سے استفادہ کرے

اور یہ پڑھنے والے آپ پر دل و جان سے فدا ہیں

الیک سلام ازھرھا نسیما فی الریاض سری

مصر اور اس کے سر چشمہ علم و حکمت ازہر شریف کی طرف سے آپ کو ہزاروں سلام عشق و محبت پہونچے اور باغ بہشت میں آپ کی جانب نسیم جانفزا ہے

تقبل ذی ھدیتھا ولا تعدل بھا تبرا

مصر اور اس کے محبین و مخلصین کا یہ بیش بہا تحفہ قبول فرمائیے

کہ سیم و زر بھی جس کے سامنے ہیچ ہیں

رضا یا صاحب الذکری مضی دھر فعش دھرا

اے رضا! اے زندہ و جاوید یادگار والے

زمانہ گزر گیا پر تو زندہ و پائندہ رہے گا

اردو ترجمہ: محمد نعمان اعظمی (مقیم حال الازھر یونیورسٹی، مصر) [1]

1۔ بشکریہ ماہنامہ کنزالایمان، دہلی، اپریل ۲۰۰۰ء۔

حسان الہند امام احمد رضا قدس سرہ کی نعت گوئی کے محاسن

(نامور علماء ودانشوروں کے تاثرات)

ا۔ علامہ نیاز فتح پوری (ممتاز نقاد وادیب)

ممتاز نقاد و ادیب علامہ نیاز فتح پوری (ڈاکٹر فرمان فتحپوری کے والد گرامی) اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ازاں بعد رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی کے حوالہ سے بھی کہتے ہیں۔

”شعر و ادب میرا خاص موضوع اور فن ہے، میں نے مولانا بریلوی کا نعتیہ کلام بالاستیعاب پڑھا ہے ان کے کلام سے پہلا تاثر جو پڑھنے والوں پر قائم ہوتا ہے وہ مولانا کی بے پناہ وابستگی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، ان کے کلام سے ان کے بیکراں علم کے اظہار کے ساتھ ان کے افکار کی بلندی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا کے بعض اشعار میں نعت مصطفوی میں اپنی انفرادیت کا دعوی بھی ملتا ہے جو ان کے کلام کی خصوصیات سے ناواقف حضرات کو شاعرانہ تعلی معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے فرمودات بالکل حق ہیں۔

مولانا حسرت موہانی بھی مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کے مداح و معترف تھے۔ مولانا حسرت موہانی اور مولانا بریلوی میں ایک شئے قدر مشترک تھی۔ اور وہ غوث الاعظم کی ذات والاصفات، جن سے دونوں کی گہری وابستگی تھی۔

مولانا حسرت موہانی کی زبان سے اکثر میں نے مولانا بریلوی کا یہ شعر سنا ہے:

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا[1]

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر سلام سندیلوی (پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی لٹ)

گورکھپور یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر ڈاکٹر سلام سندیلوی (پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی لٹ) فرماتے ہیں۔ "حضرت امام احمد رضا نے اپنی نعت میں خلوص کی مہک بھر دی ہے۔ یہ خلوص ان کے ذاتی تجربہ پر مبنی ہے انہوں نے اپنے ہر نفس میں بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کیا ہے اور اسی کی موجیں ہم کو ان کی شاعری میں رقصاں نظر آتی ہیں..... آپ حب رسول میں غرق تھے، اس لیے آپ کی شاعری میں صداقت موجود ہے آپ کی شخصیت اور شاعری میں فاصلہ نہیں ہے بلکہ آپ کی شخصیت آپ کی شاعری ہے اور آپ کی شاعری آپ کی شخصیت ہے۔ شخصیت اور شاعری میں اس قدر گہری ہم آہنگی اردو کے چند ہی شعراء کے یہاں ملے گی۔"[2]

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی:

مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی "سلام رضا" کے اشعار سن کر لکھتے ہیں:

1۔ ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ نمبر ۲۸۔
2۔ ماہنامہ المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء ص ۴۶۶، ۴۶۴۔

”طبیعت بے اختیار وجد کر اٹھی، ذہن کے دریچے، بہار ابد کی جانفزا ہواؤں کے لیے کھل گئے، وجود کا ذرہ ذرہ سحاب سرمدی کی سرشاریوں میں ڈوب گیا۔ کیا نغمہ کیا نظم کیا والہانہ سلام لفظ و بیان کے پیچ و خم ہیں کہ نیاز مندی کی تہہ در تہہ کیفیتوں میں لہک اٹھے۔ حسن معنی ہے کہ حسن عقیدت میں سمو کر زمزمۂ داؤدی کے پیکر میں ڈھل گیا ہے۔ سرور کائنات کے حضور شرف باریابی حاصل ہے۔ نوائے شوق، نغمہ والہانہ بن گئی ہے۔ ذوق فدائیت شباب پر ہے۔ شیفتگی و نیاز کیشی ہمہ آواز، ہمہ سرور مستانہ ہمہ ارتعاش قلب مضطر ہو گیا روحانی سرمستی کے عالم میں حضرت رضا خلد آشیانی کی زبان حقیقت ترجمان سے جو لفظ نکلا ہے، باغ کامرانی کا سدا بہار پھول بن گیا ہے۔“[1]

۴۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی:

مسلم یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی، مرکزی مجلس رضا کے بانی حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوب میں امام احمد رضا کے لیے تحریر فرماتے ہیں:

”آپ کی نظموں اور غزلوں کا ایک ایک حرف عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے لیکن ہر جگہ شرعی حدود کا لحاظ رکھا گیا ہے نعتیہ شاعری بڑی نزاکت اور ذمہ داری کا کام ہے اکثر شعراء سے اس راہ میں لغزش ہو جاتی ہے۔ حضرت کے کلام کے متعلق بلا خوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ وہ ہر ایک اعتبار سے ایک بلند

1۔ ماہنامہ المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر ص ۵۴۹، ماہنامہ قاری، دہلی امام احمد رضا نمبر۔

مرتبہ شاعر ہیں اور اردو کی نعتیہ شاعری کا کوئی جائزہ حضرت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔"[1]

۵۔ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ:

قصیدۂ معراج کے متعلق لکھتے ہیں:

"رضا بریلوی کی شاعرانہ خوبیوں کی کیا بات کی جائے۔ کون سی خوبی ہے جو یہاں نہیں، ان کی شاعری پیکر حسن و جمال ہے، سبحان اللہ، سبحان اللہ، معانی و بیان کی دل آویزیاں، صنائع و بدائع کی جلوہ ریزیاں، تشبیہات و استعارات کی سحر انگیزیاں، الفاظ و حروف کی حیرت انگیز صف بندیاں، محاوروں کا حسین امتزاج، روزمرہ کا دل آویز استعمال، طرز ادا کی رنگینی و بانکپنی، سادگی و پُرکاری، ندرت فکر و خیال، بے ساختگی و برجستگی، موسیقیت و نغمگی، رفعت مضامین، نکھرے ستھرے پاکیزہ اشعار، سراپا انتخاب، فکر و خیال کو جس سانچے میں ڈھالتے ہیں حسین سے حسین نظر آتا ہے، غزل کو اتنا بلند کیا کہ نعت بنا دیا اور نغمہ نعت کو اس بلند آہنگی سے چھیڑا کہ زمین و آسمان گونجنے لگے۔ اردو قصیدوں میں ان کا قصیدہ معراجیہ، ان کی شاعری کا کمال بھی ہے اور شباب بھی، اس کی نظیر پوری اردو شاعری میں نہیں، جو پڑھتا ہے، پھڑک اٹھتا ہے، جو سنتا ہے سر دھنتا ہے، اگر رضا بریلوی یہی ایک قصیدہ لے کر میدان شاعری میں اترتے تو سب شاعروں پر گویا

1۔ امام احمد رضا، ارباب علم و دانش کی نظر میں ص ۱۰۹ مصنفہ علامہ یسین اختر مصباحی، ناشر مکتبہ رضویہ کراچی۔

سبقت لے جاتے۔ ایسا مرصع قصیدہ راقم نے اپنی چالیس سالہ ادبی زندگی میں نہ سنا اور نہ دیکھا"۔ [1]

۶۔ جناب کوثر نیازی صاحب:

ممتاز دانشور، شاعر و ادیب و سابق وفاقی وزیر حکومت پاکستان جناب کوثر نیازی صاحب، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سلام کے بارے میں لکھتے ہیں:

"آپ کو علم ہو گا کہ میں شاعری کا ایک طالب علم ہوں، مذہبیات پر بھی میری نظر ہے اور عربی، اردو، فارسی کے جو نعتیہ ذخائر ہیں وہ بھی میں نے دیکھے ہیں، میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اردو زبان کا قصیدۂ بردہ ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں پوری اردو زبان کی نعتیہ شاعری ایک طرف اور اردو زبان کی تمام شاعری، فن کے اعتبار سے ایک طرف اور یہ سلام ایک طرف اور پھر جو قافیہ، جو علم، جو زبان، جو سوز و گداز اس سلام کے اندر ہیں آج تک کسی زبان کی شاعری میں موجود نہیں، ایک ایک شعر کی اگر شرح لکھی جائے تو کتابوں کی ایک بڑی تعداد تیار ہو جائے مجھے افسوس ہے کہ اہل قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ تنہا ایک ایک شعر پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اس کی تشریح میں آپ نے قرآن کے، حدیث کے اور سیرت کے ایسے معارف اور ایسے حقائق بیان کیے ہیں کہ جن کی شرح میں تو دفتر قائم ہو جائیں۔ ایک ایک شعر ایسا ہے کہ بلحاظ فن کے، بلحاظ شعر و سخن کے، بلحاظ معارف و سیرت کے منفرد مقام رکھتا ہے اور دوسرے نعتیہ شاعری اور قصائد سے ایک امتیازی مقام یہ بھی حاصل ہے کہ اعلیٰ حضرت اس

1۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، ۱۹۹۷ء، کراچی ۵۷۔۵۸۔

سلام میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرنے کے ساتھ آپ کے اہل بیت کی، آپ کی ازواج مطہرات کی، آپ کے صحابہ کرام کی، آپ کے اولیائے کرام کی اور خصوصاً حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی جو کہ امام الاولیاء ہیں کی بھی مدح سرائی فرمائی۔ پھر جو حرف مطلب زبان سے کہا ہے اپنی ذات کے لیے نہیں وہ پوری ملت کے لیے ہے پوری امت کے لیے ہے، ورنہ جس شاعر نے نعت کہی ہے بعد میں اس نے حرف مطلب صرف اپنی ذات کے لیے کہا ہے مگر یہ ان کا خاص و

صف ہے کہتے ہیں:

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

آخر میں مقطع قابل توجہ ہے کہ اس سلام کی غرض وغایت کیا ہے....؟ فرماتے ہیں میں کیا چاہتا ہوں اور اس نعت اور سلام لکھنے سے میری کیا غرض ہے.....؟ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہوں

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

اور قدسی ملائک جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر مامور ہوں گے وہ مجھے آواز دے کر کہیں اے احمد رضا! وہ سلام سناؤ:

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

تو میری مزدوری وصول ہو جائے گی۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام[1]

۷۔ ممتاز ادیب اور دانشور محترم محمد ذاکر علی خان:

سابق چیئرمین کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ، ممتاز ادیب اور دانشور محترم محمد ذاکر علی خان صاحب ایک مقالہ میں اپنے تاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

"میں یہاں بات اپنے بچپن کے حوالے سے شروع کروں گا۔ ہمارے گھروں میں حجن بی بی آیا کرتی تھیں۔ چہرے بدل جاتے ہیں مگر حجن بی بی، حجن بی بی ہی رہیں ایک باندھی ہوئی گٹھری سر پر ہوتی سفید چادر کھولتیں۔ اور زیارت کراتیں۔ ان کے پاس گنبد خضرا کی شبیہ مبارک بھی ہوتی۔ شبیہ کی زیارت کراتی جاتیں اور ترنم سے یہ بول پڑھتی جاتیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

یہ تو بڑے ہو کر معلوم ہوا کہ یہ احمد رضا خاں صاحب کا شعر ہے:

بچپن سے لڑکپن کی حدود میں داخل ہوا تو اکثر جمعوں کو ایک سلام کان میں پڑتا ربیع الاول میں یہ سلام محفل محفل گھر گھر پڑھا جاتا اور یوں ہماری یاد اور حافظہ کا حصہ بن گیا آج بھی یہ سلام دل کو سکون بخشتا ہے۔ یہ سلام اور اس کی بہت سی نعتیں اردو دنیا کے ہر حصہ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔

1۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۰ء، صفحہ ۳۸۔

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

معلوم ہوا کہ یہ دلنشین سلام بھی حضرت رضا بریلوی کا ہے۔ اور یوں ہم سماعت کی دنیا سے قرأت کی دنیا تک پہنچ گئے۔ مولانا کے نعتیہ مجموعہ کا مطالعہ کیا۔ اس مقبول سلام کی وسعت کو دیکھ کر میں حیرت میں ڈوب گیا محفلوں میں تو اس کے چند منتخب اشعار پڑھے جاتے ہیں، پورا سلام پڑھا تو معلوم ہوا کہ سرکار کے اس چاہنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو اس سلام میں شامل کر لیا ہے۔

شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

"حدائق بخشش" کے مطالعہ سے مولانا کے نعتیہ کلام کے موضوعات کی وسعت ہی کا اندازہ نہیں ہوا بلکہ ان کے اسالیب کی تنوع کا علم بھی ہوا۔ کہیں شاہ حجازی کی نسبت سے نعت حجازی کا جلوہ ہے، کہیں شاعر کے وطن کے حوالے سے ہندی شاعری کی جھلکیاں ملتی ہیں، کہیں مدتوں تک برصغیر کی ثقافتی زبان فارسی کی حلاوت اور شیرینی کا حسن ہے، کہیں اردو کا روہیل کھنڈی لہجہ ہے اور اسی کے ساتھ گدائے در مصطفی کے لہجے میں نیاز مندی کے ساتھ ناز اور ان کے کرم پر اعتبار کا اظہار بھی ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

یہ تو میں نے مولانا رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری سے اپنے رشتے کی کہانی آپ کو کسی قدر ادبی تبصرے کے ساتھ سنائی۔ مولانا کی نعتیہ شاعری پر تنقید اور تحقیق کی داد تو حضرت شمس بریلوی مدظلہ نے حدائق بخشش کے عالمانہ مقدمہ میں دی ہے۔ مختصراً چند باتیں میں بھی عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت سنگلاخ زمینوں میں شعر کہے ہیں اور بہت مشکل قوافی میں مدحت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ ان کا مقصد اپنے فن کی نمائش کبھی نہ تھا کیوں کہ علمی مشاغل کو وہ اپنا اصل سرمایہ سمجھتے تھے اور ان کی شاعری ان کے جذبات کا اظہار ہے، ان کا جذبہ عشق رسول اتنا قوی تھا کہ وہ قافیہ و ردیف کی دشواریوں اور رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

حدائق بخشش مجموعہ صدق و صداقت

۸۔ ڈاکٹر جمیل جالبی:

سابق وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی اور صدر نشین مقتدرہ قومی زبان اردو، ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب "حدائق بخشش" کو "مجموعہ صدق و صداقت" قرار دیتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں:

"حدائق بخشش" اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کا مجموعہ کلام ہے جو کئی بار شائع ہو کر اہل دل اور اہل فن دونوں سے داد و تحسین وصول کر چکا ہے۔ حدائق بخشش کو میں نے اس وقت بھی پڑھا تھا جب میں جوان تھا اور آج بھی پڑھا جب میں اس دور سے گزر چکا ہوں۔ یاد رہے کہ عہد جوانی میں اس کلام نے سرور عشق سے مجھے شادکام کیا تھا اور عہد موجود میں اس کلام نے شعور عشق سے ایسا سرشار کیا کہ کیفیت عشق بھی مختلف ہو گئی اور احساسات و جذبات بھی۔ وقت بدلتا ہے تو انسان بھی بدل جاتا ہے۔ اس کی باطنی کیفیات اور اثر و نفوذ کے پیمانے بھی بدل جاتے ہیں۔ لفظ وہی رہتے ہیں لیکن ان سے نکلنے والی روشنی کے رنگ بدل جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ یہی اچھی اور زندہ رہنے والی شاعری کا کرشمہ ہے اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کے کلام کا بھی یہی کمال ہے اور اسی وجہ سے یہ کلام مجھے ہمیشہ کی طرح آج بھی دل سے پسند ہے۔

اردو نعت گوئی کی روایت اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود اردو کی شاعری کی۔ آج تک ہزاروں اشعار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں، اظہار عشق اور

بیان عقیدت کے طور پر کہے جا چکے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ کہا جاتا تھا وہ پھر بھی نہ کہا جاسکا۔ شاعروں نے اعتراف عجز کیا تو کہا ..... سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا۔ یہی اعتراف عجز نعت گوئی کی جان اور نعت گوئی کا جواز ہے۔

"حدائق بخشش" میں اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی نے طرح طرح سے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے اور اس طور پر کیا ہے کہ بہت کم شعراء نے ایسا کیا ہو گا لیکن قدم قدم پر محسوس ہوتا ہے کہ شاعر کی پیاس اور اظہار کی تشنگی اسی طرح منہ کھولے "العطش العطش" پکار رہی ہے۔ یہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کرشمہ ہے۔

صحیح مسلم شریف میں یہ حدیث آئی ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایمان میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے بیٹے، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جزو ایمان ہے اور یہی حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نعت گوئی کی بنیاد ہے۔ عشق نہ ہو تو انسان راکھ کا ڈھیر ہے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو تو انسان بے حس و بے جان لاشہ ہے۔ جو معاشرے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہیں، زندہ ہیں، قادر ہیں، آزاد ہیں اور جو حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ناآشنا ہیں، وحشی ہیں، تہذیب سے ناآشنا ہیں، انسانیت سے محروم ہیں۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم فصل کو وصل میں بدل دیتا ہے اور نعتیہ شاعری معیار آدمیت کو فلک افلاک تک لے جاتی ہے۔ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری نے مجھے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار

کیا، مجھ پر کیفیات روحانی کے نئے در وا کئے اور میری لے اور میری آواز اور لہجے میں ان کی آواز اور لے شامل ہو گئی۔ یہی اچھی عشقیہ شاعری کی تاثیر ہے۔

"حدائق بخشش" کے بارے میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام کو اپنے سرہانے رکھیے اور روز ایک آدھ نعت دھیرے دھیرے، اس کی کیفیات کو اپنے باطن میں سموتے ہوئے پڑھیے تو آپ رفتہ رفتہ محسوس کریں گے کہ حضرت کا کلام ہی نہیں بلکہ خود حضرت آپ سے کلام کر رہے ہیں اور روح عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اندر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ ان کی آواز میں ایک جادو ہے، ایک سحر، ایک طلسم ہے اور زبان و بیان پر ایسی قدرت ہے کہ بہت کم کو نصیب ہو گی۔ چند شعر سنیے۔

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر

دریا کا جوش، ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے، رات اندھیری، میں نابلد
اے خضر لے خبر میری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل، مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے، میں بے یار، شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی، عزیز جدا، لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہ غم میں پرکاہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

ان اشعار میں عشق سے پیدا ہونے والا وہ کرب ہے جو ایک ایسی روح پھونک رہا ہے جو احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری اور ان کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات اور حیات و سیرت کو کیفیت عشق سے ملا کر ایک نیا رنگ پیدا کیا ہے۔ یہ تین شعر اور سنیے:

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں یہ تاثیر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہے اور یہی وہ رنگ ہے جو ان کے کلام کو ہمیشہ تازہ، زندہ اور پُراثر رکھے گا۔

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

”حدائق بخشش“ مادۂ تاریخ ۱۳۲۵ھ

(۱۳۲۵ھ تا ۱۴۲۵ھ کا اشاعتی سفر)

حدائق بخشش کے صد سالہ اشاعتی سفر کی تاریخ بڑی اہم، دشوار، تحقیقی، وقیع اور پر کیف ہے۔ اعلیٰ حضرت کی مبارک زندگی کے ۶۵ سال کا بہت ہی مختصر حصہ حدائق بخشش یا دیگر قصائد عربی وغیرہ میں صرف ہوا، اعلیٰ حضرت ایک سو بیس علوم و فنون کے جامع تھے۔ فقیر کے خیال میں اعلیٰ حضرت کی عمر شریف سے عہد طفولیت کے سات یا آٹھ سال منہا کر کے ۵۷ یا ۵۸ سال کی تصنیفی زندگی کو مختلف علوم و فنون پر تقسیم کریں تو علم العروض (یعنی شعر و سخن) کے حصہ میں ۵ ماہ آتے ہیں گویا اعلیٰ حضرت نے کل عربی، فارسی اور اردو کلام ۵ ماہ میں ترتیب دیا جبکہ حدائق بخشش کل کلام کا نصف ہے۔ موافقین و ناقدین غور کریں کہ دو / ڈھائی ماہ کی توجہ کا ثمرہ حدائق بخشش ہے جو کہ عام کتابی سائز کے زیادہ سے زیادہ دو سو صفحات پر مبنی ہے لیکن اس کی شروحات و محاسن کے مضامین تاحال ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

بعض نعتیں اور منقبتیں مستقل عنوانات کے تحت مجموعہ ”حدائق بخشش“ سے قبل شائع کی گئیں ذیل میں ان کی تفصیل ہے۔

۱۔ "نذر گدا بحضور سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا"
"در تہنیت شادی اسرا" مطبع اہلسنّت
(یہ قصیدہ معراجیہ ہے سیّد محسن کاکوروی لکھنوی (متوفی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) اپنی مثنوی "چراغ کعبہ" (واقعہ معراج کا بیان) لے کر امام احمد رضا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسی موقع پر اعلی حضرت نے اپنا قصیدہ معراجیہ فی البدیہہ نظم فرمایا۔ تصنیف کا سال معلوم نہیں لیکن قیاس یہ ہے کہ ۱۳۲۰ھ سے قبل لکھا گیا۔ ماہر رضویات محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجلۂ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۷ء صفحہ ۵۸ میں رقمطراز ہیں کہ "قصیدۂ معراجیہ ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء میں لکھا گیا۔" ۶۷ اشعار پر مبنی یہ قصیدہ بعنوان "در تہنیت شادی اسرا" علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو کر مقبول ہوا۔ ۱۳۲۵ھ میں اسے "حدائق بخشش" حصہ اول میں شامل کر کے شائع کیا گیا۔

۲۔ "سلسلة الذهب نافية الادب" اردو مطبع "درخشاں" بریلی ۱۳۰۴ھ (مناقب و فضائل میں یہ نظم "شجرہ عالیہ قادریہ برکاتیہ" کے عنوان سے مشہور ہے، وابستگان سلسلہ میں کیا پیر و جواں بلکہ بچہ بچہ کو زبانی یاد ہے اور تمام مشغول ورد رہتے ہیں۔ یہ شجرہ ۱۳۰۴ھ میں شائع ہوا، ازاں بعد مجموعہ کلام "حدائق بخشش" حصہ اول کی زینت بنا۔)

۳۔ "ذریعہ قادریہ" حیدرآباد و پٹنہ کے مطابع سے ۱۳۰۵ھ میں شائع ہوا۔ (تاریخی نام ہے) یہ نعت و منقبت کا حسین مرقع ہے جو چار وصال (فصول) میں نظم کیا گیا۔ وصل اول در نعت اکرم حضور سیّد عالم ﷺ

ہے وصل دوم منقبت غوث الثقلین، وصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ اور وصل چہارم در منافحت اعداء واستعانت از آقا پر مشتمل ہیں۔ "ذریعۂ قادریہ" کو جب مجموعہ کلام "حدائق بخشش" میں شامل کیا گیا تو حدائق بخشش حصہ اول کا آغاز اسی سے ہوا ہے۔

وصل اول در نعت کا مشہور مطلع یہ ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

۴۔ "نظم معطر" (۱۳۰۹ھ تاریخی نام) فارسی، مطبع نادری بریلی سے شائع ہوئی۔ (آغاز میں چار مصرعے حمد اور چار مصرعے صلوۃ کے عنوان سے ہیں۔ پھر مسلسل ساٹھ (۶۰) رباعیات ردیف عبدالقادر اور قافیہ بقیہ حرف ہجا ہے، یہ رباعیات فارسی میں اور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہیں۔ ۱۳۰۹ھ میں علیحدہ شائع ہونے کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مجموعہ "حدائق بخشش" کے حصہ دوم میں شامل ہوئی۔)

۵۔ "مشرقستان قدس" مطبع اہلسنّت پٹنہ۔ (۱۳۱۵ھ تاریخی نام ہے) اردو، قصیدہ مدحیہ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ "حدائق بخشش" کامل کے عنوان سے علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ نے تصحیح کردہ جو نسخہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی سے شائع کروایا ہے اس کے صفحہ ۲۵۸ پر تحریر ہے۔

"در منقبت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس السرہ الشریف کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در ۱۲۹۸ھ عرض کردہ شد"

جب کہ رضا اکیڈمی بمبئی کے شائع کردہ نسخہ (مصحح و مصدقہ حضرت علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی مدظلہ العالی) کے صفحہ ۷۰ پر مسند نشینی کی تاریخ ۱۲۹۷ھ مرقوم ہے۔ اس معمولی اختلاف سے قطع نظر یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی کہ "مشرقستان قدس" کے عنوان سے محدث و محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو قصیدہ رقم فرمایا وہی پیش نظر "حدائق بخشش" میں ہے یا نہیں۔ ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین محدث بہاری رحمۃ اللہ الباری نے "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" میں متذکرہ نظم کا مادہ ہائے تاریخ ۱۳۱۵ھ لکھا ہے اور قصیدہ کی زبان ہندی یعنی اردو لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ کے لیے اردو میں ایک سے زائد قصائد قلمبند فرمائے ہیں۔ ممکن ہے کہ "حدائق بخشش" سوم (جو کہ غیر مصحح و مصدقہ ہے) میں متذکرہ نظم شامل ہو یا پہلی اشاعت کے بعد تاحال علیحدہ ہی کتابچہ کی صورت میں ہو) (احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

۶۔ "وظیفہ قادریہ" (مادہ ہائے تاریخ ۱۳۲۱ھ ہے) فارسی، مطبع اہلسنت مراد آباد نے شائع کیا۔ (اس میں اعلیٰ حضرت نے یہ اہتمام کیا کہ پہلے متن قصیدہ غوثیہ لکھا پھر قصیدہ غوثیہ شریف کا منظوم ترجمہ ازاں بعد عرض مدعا یعنی استعانت بارگاہ غوثیت میں پیش ہے۔ اب "حدائق بخشش" حصہ دوم میں شامل ہے۔ "وظیفہ قادریہ" میں قصیدہ غوثیہ (تالیف کردہ سیّدنا غوث الاعظم قدس سرہ) کے متن اصلی عربی

اشعار کے علاوہ اعلیٰ حضرت کے تصنیف کردہ فارسی اشعار کی تعداد بیانوے (۹۲) ہے۔)

۷۔ ''حضور جان نور'' (مادہ ہائے تاریخ ۱۳۲۴ھ) مطبع اہلسنّت و حنفیہ۔ حاضری روضہ اقدس میں دو وصل پر مبنی یہ قصائد مدینہ طیبہ میں قلمبند فرمائے۔(وصل اول رنگ علمی باسٹھ(۶۲) اشعار، اور وصل دوم رنگ عشقی تریسٹھ (۶۳) اشعار پر مشتمل ہے۔ ''حدائق بخشش'' کے حصہ اول میں دونوں قصائد شامل ہیں۔(احقر نسیم صدیقی نوری غفرلہ)

۸۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے قلم فیض رقم سے ترتیب دیا ہوا نسخہ حضرت امین ملت سید محمد امین میاں برکاتی دام فیوضہم النورانیہ، زیب سجادہ کے تصرف میں مارہرہ مطہرہ شریف میں موجود ہے۔

۹۔ حدائق بخشش حصہ اول پہلی مرتبہ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ حصہ دوم حضرت مولانا حسنین رضا رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام بریلی شریف سے طبع ہوئی۔

۱۰۔ حدائق بخشش بسم اللہ کمپنی اردو بازار لاہور (مکتبہ لطیفیہ براؤن شریف ضلع بستی یوپی ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء فدا حسین فدا مدیر ''مہروماہ'' لاہور کے مشورہ سے ممتاز محقق جناب محمد عالم مختار حق صاحب نے تصحیح حصہ اول فرمائی۔

۱۱۔ ''حدائق بخشش'' ہر دو حصہ کامل و منتخبات حصہ سوم بہ ترتیب نو و تصحیح تمام از: شمس بریلوی (ناشر: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۷۶ء)

۱۲۔ "حدائق بخشش" اول دوم ناشر: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

۱۳۔ "حدائق بخشش" (رضا اکیڈمی ممبئی) تقدیم کے طور پر ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی کا فنی و عروضی جائزہ ۲۵ صفر ۱۴۱۸ھ / یکم جولائی ۱۹۹۷ء (خوبصورت ترین ایڈیشن آرٹ پیپر) باہتمام: محمد سعید نوری صاحب

۱۴۔ "حدائق بخشش" حصہ اول و حصہ دوم، مطبع اہلسنّت مراد آباد سے شائع ہوئی (تاریخ اشاعت ندارد)

۱۵۔ "حدائق بخشش" شبیر برادرز لاہور (تاریخ اشاعت ندارد)

۱۶۔ "حدائق بخشش" پاکٹ سائز دارالکتب حنفیہ زیر اہتمام علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب

۱۷۔ "حدائق بخشش" پاکٹ سائز مکتبہ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

۱۸۔ "حدائق بخشش" (ہندی) رضوی کتاب گھر مٹیا محل ماہنامہ "کنز الایمان" دہلی جامع مسجد دہلی۔

۱۹۔ "حدائق بخشش" (اردو) رضوی کتاب گھر دہلی

۲۰۔ انتخاب اعلیٰ حضرت حدائق بخشش (اردو)، رضوی کتاب گھر، دہلی

۲۱۔ انتخاب اعلیٰ حضرت حدائق بخشش (ہندی)، رضوی کتاب گھر، دہلی

۲۲۔ "حدائق بخشش" (انگریزی)، مترجم پروفیسر غیاث الدین قریشی ۱۹۸۱ء، انگلینڈ

۲۳۔ "حدائق بخشش" (عربی)، مطبوعہ قاہرہ، مصر

۲۴۔ "انتخاب حدائق بخشش" باہتمام ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی ۱۹۹۵ء

سلام رضا

امام احمد رضا کا شہرۂ آفاق سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' ۱۶۹، ۱۷۰ یا ۱۷۲ اشعار پر مشتمل ہے ''حدائق بخشش'' کے بعض نسخوں میں تعداد اشعار کم یا زیادہ ہیں۔ یہ سلام حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ مشاہدہ ہے کہ اکثر زائرین موجہ شریف پر یہی سلام پڑھتے نظر آتے ہیں۔ ایک ایمان افروز واقعہ فقیر کے دیرینہ رفیق محمد عثمان نوری (سابق ممبر قومی اسمبلی) حال مقیم امریکہ نے بیان کیا کہ مسجد اقصیٰ، فلسطین کے خطیب شیخ جمال امریکہ آتے ہیں، انگریزی و عربی میں خطاب کرتے ہیں کوئی اور زبان نہیں جانتے اردو تو قطعاً نہیں جانتے لیکن اپنے جلسوں کے اختتام پر ہمیشہ اعلیٰ حضرت کا سلام پڑھتے ہیں جو انہوں نے بڑی محنت سے یاد کیا ہوا ہے۔ سلام رضا میں مکمل شمائل و خصائل حمیدہ اور سیرت طیبہ کے مضامین کے علاوہ مناقب اہل بیت و صحابہ، امہات المؤمنین اور اولیائے کاملین کے ساتھ ساتھ مشائخ قادریہ برکاتیہ اور جمیع امت مصطفویہ کو شامل کیا گیا ہے۔ سلام کی مقبولیت کے باعث اکثر شعراء نے اس پر تضمین لکھی ہے۔ ذیل کی فہرست میں اس کا احاطہ کرنے کی سعیٔ ناتمام ہے۔

۱۔ ''سلام رضا'' مع مقدمہ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی مرکزی مجلس رضا لاہور (مطبوعات ۶۴) (۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء)

۲۔ ''سلام'' (انگریزی ترجمہ مع اردو متن) ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ یارک شائر۔ یو کے۔ مترجم جی ڈی قریشی (۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء)

۳۔ ''سلام رضا'' (تضمین و تفہیم و تجزیہ) پروفیسر منیر الحق کعبی بہاولپوری زجاج پبلی کیشنز، گجرات، الحاج بشیر حسین ناظم کے رد میں ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء)

۴۔ ''خوان رحمت'' (تضمین) الحاج بشیر حسین ناظم تمغہ حسن کارکردگی مرکزی مجلس رضا لاہور نعمانیہ بلڈنگ لاہور تقریظ ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۱۹۹۲ء)

۵۔ ''بہار عقیدت'' (تضمین) مولانا سید محمد مرغوب الحامدی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی مجلس رضا لاہور تعارف علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ (۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء)

۶۔ ''بہار عقیدت'' (تضمین) مولانا سید محمد مرغوب الحامدی رحمۃ اللہ علیہ سنی باب الاشاعت کھارادر کراچی ابتدائیہ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ

۷۔ ''بہار عقیدت'' مولانا سید محمد مرغوب الحامدی رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

۸۔ ''تضمین'' محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری شامل اشاعت رسالہ ''جہان رضا'' مئی ۱۹۹۶ء مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ لاہور (ماہنامہ القول السدید کے ایڈیٹر جناب صوفی محمد طفیل نقشبندی صاحب نے علامہ شمس بریلوی، علامہ پروفیسر محمد حسین آسی، مولانا محمد اسماعیل رضا

ترمذی، مولانا سید نور محمد قادری، پروفیسر انعام الحق کوثر اور علامہ غلام مصطفٰی مجددی کی تقاریظ کے ساتھ شائع کیا ہے۔

۹۔ ''تضمین مبین (بر سلام رضا) (تاریخی نام ہے ۱۴۰۲ھ تاریخ نکلتی ہے)۔

جناب عزیز حاصل پوری صاحب (اس میں غزالی زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ ہے) (ناشرین: ابو محمد نور احمد ریاض مدرسہ انوار العلوم اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ملتان ۱۹۸۲ء)

۱۰۔ ''تضمین بر سلام رضا'' پروفیسر ریاض احمد بدایونی صاحب، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔ (غیر مطبوعہ)

۱۱۔ ''سلام رضا کا تنقیدی جائزہ'' پروفیسر منیر الحق کعبی، رضوی کتاب گھر دہلی

۱۲۔ ''المنظومة السلامیته فی مدح خیر البریه'' (اعلیٰ حضرت کے سلام کا عربی منظوم ترجمہ و تشریح) الدکتور استاذ حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ مطبوعہ قاہرہ مصر الدکتور حسین مجیب مصری مطبوعہ مرکز اہلسنّت ''برکات رضا'' پوربندر گجرات باہتمام مولانا عبد الستار ہمدانی۔

۱۳۔ ''المنظومة السلامیته فی مدح خیر البریه للشاعر الهندی محمد احمد رضا خاں'' الدکتور محمد عبد المنعم خفاجی (سابق ڈین فیکلٹی آف عربک لینگویج جامعۃ الازہر قاہرہ مصر۔

۱۴۔ "الشاعر الشیخ احمد رضا خاں فی رحاب جامعۃ الازھر" الدکتور قطب یوسف زید (صدر شعبہ ادب و تنقید فیکلٹی آف عربک لینگویج جامعۃ الازہر قاہرہ مصر)

۱۵۔ "الامام احمد رضا خاں مصباح ھندی بلسان عربی" الدکتور رزق مرسی ابو العباس (استاذ / عربی ادب شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعۃ الازہر شریف قاہرہ مصر

۱۶ "شرح سلام رضا" حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری صاحب۔ تقدیم: استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ بار اول جون ۱۹۹۳ء بار دوم جمادی الاول ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء صفحات ۵۷۶ ناشر: مرکز تحقیقات اسلامیہ ۲۰۵ شادمان لاہور

۱۷ "تضمین بر سلام رضا" جناب صابر القادری صاحب (اس کا حوالہ ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نے "شرح سلام رضا" پر اپنے تاثرات قلمبند فرماتے ہوئے دیا ہے۔)

۱۸ "تضمین بر سلام رضا" جناب عبدالغنی سالک صاحب (ماہر رضویات محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے "شرح سلام رضا" پر اپنے تاثرات قلمبند فرماتے ہوئے تذکرہ کیا ہے) مطبوعہ گجرات

۱۹ "برہان رحمت" (تضمین ثانی بر سلام رضا) جناب عبد القیوم طارق سلطانپوری صاحب، مقدمہ شمس العلماء علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰ "اعلیٰ حضرت کا سلام" شہید وطن ظہور الحسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ (، ہفت روزہ "افق" کراچی ۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء)

۲۱ ”ترجمہ سلام رضا“ (پنجابی منظوم) بشیر حسین ناظم صاحب

۲۲ ”سلام رضا اور مسئلہ تضمین“، (محمد کاشف رضا، ماہنامہ جہان رضا، لاہور اپریل ۱۹۹۶ء)

۲۳ ”سلام رضا کی پنجابی تضمین“،(علامہ غلام مصطفی مجددی، ایم اے)، (ماہنامہ جہان رضا،لاہور، ستمبر۔اکتوبر۱۹۹۶ء)

۲۴ ”سلام اور سلام رضا“،(راجہ رشید محمود)،(ماہنامہ نعت،لاہور، جنوری ۱۹۹۸ء)

۲۵ ”سلام رضا“، (پروفیسر فیاض احمد کاوش)،(ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی،اکتوبر۱۹۷۴)

۲۶ ”سلام رضا کی مقبولیت“، (محمد افضل شاہد)،(ماہنامہ القول السدید، لاہور،اگست۱۹۹۳)

۲۷ ”نگار عقیدت“، (تضمین بر سلام رضا)،(حافظ عبد الغفار حافظ)، مطبوعہ کراچی۔

۲۸ ”تضمین“،(از: رفیق احمد کلام رضوی)،(مطبوعہ لاہور)

۲۹ ”ارمغان الحق،تضمین“ (سیّد محفوظ الحق)،(مطبوعہ واہ کینٹ)

۳۰ ”جان رحمت“تضمین بر سلام رضا(ڈاکٹر ہلال جعفری)،(اسلام آباد)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعۂ کلام "حدائق بخشش"

شروحات / کلام پر تضمین / کلام پر تبصرے / نعت کے محاسن اور عربی قصائد

اس عنوان کے تحت ان مقالات و مضامین و تضامین اور شروحات کی تفصیل دی جارہی ہے جن کا تعلق صرف نعت نگاری سے ہے، کم وقت مقابلہ سخت کے تحت اور اپنی کم علمی و تہی دامنی کے باوجود حتی الامکان تلاش و جستجو نے یہ فہرست مرتب کی ہے یقینا یہ فہرست مکمل نہیں ہے تمام اخبارات و جرائد اور کتب ورسائل تو نظر سے نہیں گذرے تاہم اکثر فقیر کی نظر سے گزرے ہیں۔ فقیر نے اس فہرست کی ترتیب کے لیے محترم زین الدین ڈھروی صاحب کی مرتبہ عام فہرست بعنوان "فاضل بریلوی امام احمد رضا مقالات کی روشنی میں" مطبوعہ ماہنامہ جہان رضا، لاہور نومبر دسمبر 1996، صفحات 22 تا 40 اور جہان رضا ن جنوری 1997ء صفحات 28 تا 72 سے خصوصی استفادہ کیا ہے۔

۱۔ وثائق بخشش شرح حدائق بخشش حضرت مولانا مفتی محمد غلام یٰسین امجدی مدظلہ العالی (علیحدہ علیحدہ دو حصے) (مکتبہ رضویہ، جمعیت اشاعت اہلسنّت)

۲۔ "الحقائق فی الحدائق" شرح حدائق بخشش (شیخ التفسیر علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی) (۲۵ مجلات مختلف مطابع نے شائع کی ہیں)

۳۔ فیصلہ مقدسہ (حدائق بخشش جلد سوم کے متعلق مع رسالہ اظہار حقیقت برماتم اوراق غم از مولانا ابو الحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ) مرتبہ مولانا محمد عزیز الرحمن بہاولپوری۔ تقدیم مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی مرکزی مجلس رضا لاہور (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء)

۴۔ مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری۔ ملک شیر محمد خان اعوان۔ مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۲) تقدیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۱۳۹۳ھ)

۵۔ "حضرت فاضل بریلوی کے بارے میں نیاز فتحپوری کے تاثرات اور امام احمد رضا بریلوی کے گیارہ عربی اشعار" مولانا محمد احمد قادری علی گڑھ الاصلاح پبلی کیشنز خانیوال

۶۔ "کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ مع حدائق بخشش" ادیب شہیر حضرت شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب میں باقاعدہ مستقل عنوانات قائم کر کے تحقیقی و ادبی جائزہ قلمبند کیا گیا۔ یہ عنوانات درج ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت رضا کے تبحر علمی کا اثر ان کی شاعری پر۔

ب۔ حضرت رضا کی زبان اور اس کی لطافت و پاکیزگی۔

ت۔ طرز ادا کی رنگینی اور ندرت بیان۔

ث۔ مضمون آفرینی۔

ج۔ شکوہ الفاظ اور بندشوں کی چستی۔

ح۔ حضرت رضا کی شاعری اور علم بیان و بدیع

د۔ حضرت رضا کے کلام میں تشبیح، استعارات، کنایے اور مجاز مرسل کے قرینے۔

ز۔ حضرت رضا کا کلام اور علم بدیع، صنائع لفظی اور صنائع معنوی۔

س۔ کلام رضا کی فصاحت و بلاغت۔

ص۔ حضرت رضا کی شاعری کے داخلی پہلو۔

ط۔ حضرت رضا اور اولیات۔

۷۔ "تاریخ نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب" شاعر لکھنوی مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۱۹) (۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء)

۸۔ "اعلی حضرت کی شاعری پر ایک نظر" سیّد نور محمد قادری۔ مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۱۱) (حرف گفتنی و منقبت از فدا حسین فدا) ۱۳۹۵ھ

۹۔ "امام نعت گویاں" حضرت مولانا سید محمد مرغوب اختر الحامدی الرضوی مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال (۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء)

۱۰۔ "مولانا احمد رضا بحیثیت شاعر" ماہنامہ سنی دنیا بریلی جون ۱۹۸۷ء پروفیسر ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی برادر طریقت

۱۱۔ "کلام رضا میں محاکات" رسالنامہ معارف رضا شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۱۲۔ "امام احمد رضا کی شاعری میں رنگ اور روشنی کا تصور" سنی دنیا ۱۹۸۸ء

۱۳۔ "کلام رضا کے نئے تنقیدی زاویے" الرضا اسلامک اکیڈمی بریلی ۱۹۸۹ء

۱۴۔ "کلام رضا میں سائنس اور ریاضی" ماہنامہ القول السدید، لاہور ۱۹۹۱ء

۱۵۔ کلام رضا اور ضلع جگت جہان رضا ۱۹۹۲ء

۱۶۔ کلام رضا اور علوم ریاضی جہان رضا ۱۹۹۲ء

۱۷۔ کلام رضا میں دولہا کا استعمال جہان رضا جولائی ۹۳ء

۱۸۔ امیر مینائی اور امام احمد رضا جہان رضا فروری مارچ ۹۷ء

۱۹۔ امام احمد رضا کی ترکیب سازی سہ ماہی افکار رضا ممبئی ۱۹۹۷ء

۲۰۔ مجموعہ نعت مصرع طرح ”ہو رہی دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ“ صفر ۱۴۰۰ھ / جنوری ۱۹۸۰ء فیضان رضا نمبر ماہنامہ نعت لاہور راجا رشید محمود صاحب

۲۱۔ ”امام شعر و ادب“ محمد وارث جمال حق اکیڈمی، مبارکپور، اعظم گڑھ (۱۹۷۸ء)

۲۲۔ ”مولانا احمد رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری، ایک تحقیقی مطالعہ“ ڈاکٹر سراج احمد قادری بستوی۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (کانپور یونیورسٹی ۱۹۹۷ء) رضوی کتاب گھر، دہلی

۲۳۔ ”فن شاعری اور حسان الہند“ (امام احمد رضا کا اور دوسرے مشہور زمانہ شعراء کا تقابلی جائزہ) علامہ عبدالستار ہمدانی ”مصروف“ برکاتی نوری مطبوعہ مرکز اہلسنت ”برکات رضا“ پوربندر گجرات، انڈیا۔

۲۴۔ ”اردو نعت گوئی کے امام، امام احمد رضا خاں“ مرتبہ ڈاکٹر پروفیسر حازم محمد محفوظ، استاذ شعبہ اردو جامعہ ازہر قاہرہ مصر۔

۲۵۔ ”نظارہ روئے جاناں کا“ (اعلیٰ حضرت کی اردو نعتیہ شاعری کے حوالہ سے مقدمہ ہے) ڈاکٹر نجیب جمال استاذ شعبہ اردو جامعتہ الازہر، قاہرہ، مصر۔

۲۶۔ "اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شعر و شاعری" مقالہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ اول ۱۹۸۱ء

۲۷۔ "مولانا احمد رضا کا نعتیہ کلام" مضمون نگار: پروفیسر جلیل قدوائی صاحب سالنامہ "معارف رضا" شمارہ دوم ۱۹۸۲ء

۲۸۔ "اعلیٰ حضرت بحیثیت نعت گو شاعر" مقالہ نگار: سید اسمٰعیل رضا ذبیح ترمذی صاحب۔ سالنامہ "معارف رضا" شمارہ دوم ۱۹۸۲ء

۲۹۔ "اعلیٰ حضرت بحیثیت عاشق رسول" مقالہ نگار: ڈاکٹر سرور اکبر آبادی صاحب (پروفیسر اسلامیہ کالج کراچی) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ سوم ۱۹۸۳ء

۳۰۔ "اعلیٰ حضرت کی اردو شاعری" مقالہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی شاہ صاحب۔ مجلہ معارف رضا، کراچی۔

۳۱۔ "اعلیٰ حضرت کے دس نعتیہ اشعار اور علم ہیئت" مضمون نگار: علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ سالنامہ "معارف رضا" شمارہ چہارم ۱۹۸۴ء

۳۲۔ "کلام رضا اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم" مضمون نگار: مولانا اختر الحامدی رضوی رحمۃ اللہ علیہ سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ششم ۱۹۸۶ء

۳۳۔ "شرح قصیدۂ رضا در علم ہیئت" مضمون نگار: علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۳۴۔ "پاک و ہند کی نعتیہ شاعری" مضمون نگار: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۳۵۔ "امام رضا کی شاعری اور علم معانی و بیان" مضمون نگار: سید اسمعیل رضا ذبیح ترمذی صاحب سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۳۶۔ "واصف شاہ ہدیٰ" مضمون نگار: پروفیسر ڈاکٹر طلحہ رضوی برق (انڈیا) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۳۷۔ "رضا، داغ، میر" مضمون نگار: کالی داس گپتا (انڈیا) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء

۳۸۔ "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری" مضمون نگار: پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ، دہلی (انڈیا) "معارف رضا" شمارہ ۱۹۸۹ء

۳۹۔ "نعتیہ شاعری اور مولانا احمد رضا" مقالہ نگار: پروفیسر سحر انصاری صاحب (شعبہ اردو جامعہ کراچی) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ۱۹۸۸ء

۴۰۔ "حدائق بخشش، مجموعہ صدق و صداقت" مقالہ نگار: ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب امام احمد رضا کانفرنس کراچی، مجلہ ۱۹۹۲ء صفحات ۴۷، ۴۳

۴۱۔ "قرآن، کلام رضا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" مقالہ نگار: ڈاکٹر رضوان علی رضوی، صدر شعبہ سیاسیات جامعہ کراچی۔ مجلہ امام احمد رضا انٹر نیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء صفحات ۸۴، ۸۳

۴۲۔ "نعتیہ ادب میں امام احمد رضا کا مقام" مقالہ نگار: محمد ذاکر علی خاں صاحب سابق چیئرمین کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کراچی۔ مجلہ امام احمد رضا انٹر نیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء صفحات ۷۳ تا ۷۵

۴۳۔ ”امام احمد رضا اور محسن کاکوروی“ مضمون نگار: ڈاکٹر عبد النعیم صاحب بریلی شریف، انڈیا۔ ماہنامہ ”جہان رضا“ جلد ۵ شمارہ ۴۸،۴۷ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ / ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۵ء صفحات ۲۶ تا ۴۲

۴۴۔ ”امام احمد رضا کی نعت“ مضمون نگار: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خاں (یہ مضمون ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند“ جلد اول صفحہ ۱۸۸ پر مرقوم ہے۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

۴۵۔ ”امام احمد رضا کی منقبت“ مضمون نگار: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خاں (یہ مضمون ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند“ جلد اول صفحہ ۲۰۱ پر قلمبند ہے) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۴۶۔ ”اردو نعت کے جدید رجحانات“ مقالہ نگار: آنسہ زریں چغتائی۔ (ماہر رضویات محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مجددی دام فیوضہم اپنی تصنیف ”امام احمد رضا اور عالمی جامعات“ مطبوعہ رضا انٹر نیشنل اکیڈمی صادق آباد رحیم یار خاں ۱۹۹۰ء میں محترمہ کے مکتوب محررہ ۹ جولائی ۱۹۸۱ء کے حوالہ سے اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی کے ضمناً تذکرہ کو بیان کیا ہے۔ یقیناً اب یہ مقالہ شائع بھی ہو گیا ہو گا، لیکن فقیر کو اس کی اطلاع نہیں۔ نسیم صدیقی غفرلہ)

۴۷۔ ”مولانا احمد رضا بریلوی کی نعت گوئی“ مقالہ نگار: پروفیسر بشیر احمد قادری (فیصل آباد) ۱۹۷۲ء ضخامت ۴۸۰ صفحات ضمنی عنوانات

۱۔ ”مولانا احمد رضا خاں کے دیوان (حدائق بخشش) اور نعتیہ کلام کا مجموعی جائزہ“

ب۔ ''مولانا احمد رضا خاں کی نعت گوئی کے ادبی وفنی محاسن''

۴۸۔ ''معارف نعت'' مضمون نگار: محقق اہلسنّت شمس العلماء علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ مضمون، جناب طارق سلطانپوری صاحب کی ''سلام رضا'' پر تضمین ثانی بعنوان ''برہان رحمت'' کے لیے بطور تقدیم لکھا گیا ہے۔)

۴۹۔ ''آفتاب افکار رضا'' علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (کلام رضا پر کیے گئے اعتراضات کے جواب میں تین ہزار سے زائد اشعار پر مبنی مثنوی ترتیب دی ہے)

۵۰۔ ''اعلیٰ حضرت بریلوی کا حسن طلب'' مضمون نگار: پروفیسر محمد حسین آسی صاحب مجلہ ''انوار رضا'' تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء صفحات ۱۷۷ تا ۱۸۳ میں شائع ہوا۔ ناشر ملک محمد محبوب الرسول قادری، انٹرنیشنل غوثیہ فورم جوہر آباد ضلع خوشاب۔(پروفیسر صاحب اپنے مضمون کے پہلے پیرا میں لکھتے ہیں، ''اسے عجیب اتفاق کہہ لیجئے کہ مجھ ایسے کم نظر کو آپ کے دیوان ''حدائق بخشش'' (حصہ اول و دوم) کا جو وصف سب سے زیادہ اپیل کرتا ہے وہ آپ کا حسن طلب ہی ہے۔'')

۵۱۔ ''امام احمد رضا قدس سرہ اور اساتذہ فن'' مضمون نگار: سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی، جامعۃ الزہراء اہلسنّت۔ راولپنڈی مجلہ ''انوار رضا'' کا تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء صفحات ۲۷۳ تا ۲۸۰ میں چھپا ہے۔(مضمون

میں امام احمد رضا کی شاعری کا موازنہ استاد داغ دہلوی، استاد امیر مینائی اور امام فن مرزا غالب سے کیا ہے۔

۵۲۔ ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ، مدینے کی گلیوں میں'' مضمون نگار: حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ایم۔اے دام فیوفہم۔ (''حدائق بخشش''میں حاضریٔ شہر محبت کے عنوان سے متعلق نعتوں کے اشعار اور امام احمد رضا کی مدینہ منورہ حاضری کے مناظر تحریر کیے ہیں، لیکن موصوف مضمون نگار ہی نہیں منظر نگار بھی ہیں اسی لیے اپنے پڑھنے والوں کو ''مجلہ انوار رضا'' تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء کے ۳۸۹ تا ۳۹۵ صفحات میں سطر سطر مدنی تاجدار کے دربار گہر بار کی زیارت کرارہے ہیں)

۵۳۔ ''اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی''۔ مقالہ نگار: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے پروفیسر زیڈ۔ ایچ۔ وسیم کی زیر نگرانی ۱۹۹۴ء میں روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا۔)

۵۴۔ ''محمد احمد رضا کی عربی زبان و ادب میں خدمات'' مقالہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی۔ (مقالہ برائے ایم فل زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالباری ندوی (شعبہ عربی) علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ۱۹۹۰ء)

۵۵۔ ''الشیخ احمد رضا خان بریلوی الہندی شاعراً عربیاً'' مقالہ نگار: مولانا ممتاز احمد سدیدی (فرزند اکبر شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم) (جامعۃ الازہر قاہرہ، مصر ۱۹۹۹ء)

۵۶۔ ’’اعلی حضرت کا مسلک‘‘ مضمون نگار: راجارشید محمود صاحب چیف ایڈیٹر ماہنامہ ’’نعت‘‘ لاہور۔ (اعلی حضرت کی نعت نگاری کے حوالہ سے ان کے مسلک کو واضح کیا ہے) ’’انوار رضا‘‘ تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء کے صفحات ۱۴۷ تا ۱۵۳۔

۵۷۔ ’’مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ‘‘ مقالہ نگار: محترمہ تنظیم الفردوس، کراچی یونیورسٹی زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری ۱۹۹۸ء)

۵۸۔ ’’امام احمد رضا قدس سرہ بارگاہ غوثیت مآب میں‘‘ مضمون نگار: مفتی محمد امین قادری، جامعہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی۔ ’’مجلہ انوار رضا‘‘ تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء صفحات ۴۰۹ تا ۴۱۲ (حدائق بخشش سے مناقب غوث الاعظم اور استعانت بحضور سرکار قادریت کے اشعار کا انتخاب کیا ہے۔ احقر نسیم صدیقی)

۵۹۔ ’’امام احمد رضا کی عربی شاعری‘‘ مقالہ نگار: محترم ڈاکٹر حامد علی خاں ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ’’انوار رضا‘‘ لاہور بار اول ۱۳۹۷ھ، ناشر لطیف احمد چشتی، شرکت حنفیہ لمیٹڈ، لاہور۔ بار دوم ۱۴۰۶ھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۶۰۔ ’’امام احمد رضا بریلوی اور حدائق بخشش‘‘ علامہ عبد الحکیم شرف قادری مد ظلہ العالی انوار رضا لاہور (۱۳۹۷ھ / ۱۴۰۶ھ صفحات ۵۴۳ تا ۵۵۱)

۶۱۔ "امام احمد رضا کی اردو اور فارسی شاعری" ڈاکٹر وحید اشرف ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی۔ بڑودہ یونیورسٹی (انڈیا) انوار رضا، لاہور، صفحات ۵۷۷ تا ۵۹۰)(المیزان، بمبئی ۱۹۷۶ء)

۶۲۔ "امام احمد رضا کی مذہبی شاعری میں صداقت کے عناصر" ڈاکٹر سلام سندیلوی۔ شعبہ اردو۔ گورکھپور یونیورسٹی (انڈیا) انوار رضا (صفحات ۵۹۱ تا ۵۹۵)

۶۳۔ "امام احمد رضا کی مذہبی شاعری" ڈاکٹر امانت ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ صدر شعبہ اردو و فارسی واڈیا کالج پونا (انڈیا) انوار رضا صفحات ۵۹۶ تا ۶۰۲

۶۴۔ "امام احمد رضا اور نعت رسول" عظیم الحق جنیدی ایم۔اے۔علیگ انوار رضا (صفحات ۶۰۳ تا ۶۰۵)

۶۵۔ "امام احمد رضا بحیثیت شاعر" کالی داس گپتا رضا انوار رضا (صفحات ۶۰۶ تا ۶۰۹)

۶۶۔ "دیوان رضا عرفان و وجدان کا قاموس" سیّد شمیم اشرف بی۔ اے۔ علیگ انوار رضا (صفحات ۶۱۰ تا ۶۱۲)

۶۷۔ "امام احمد رضا اور اصناف سخن" ڈاکٹر ملک زادہ منظور، ایم۔اے۔پی۔ ایچ۔ڈی لکھنؤ یونیورسٹی

۶۸۔ "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر ایک نظر" پروفیسر فاروق احمد صدیقی چکیا کالج۔ ایسٹ چمپارن۔ بہار (انڈیا) انوار رضا (صفحات ۶۲۲ تا ۶۲۰)

۶۹۔ "امام احمد رضا کی شاعری، تحقیق کے آئینے میں" اشفاق احمد رضوی بی۔اے۔انوار رضا (صفحات ۶۳۰ تا ۶۴۶)

۷۰۔ "امام احمد رضا اور اردو ادب" مولانا شاہد رضا اشرفی ایم۔اے انوار رضا صفحات ۶۴۷ تا ۶۵۲

۷۱۔ "امام احمد رضا کا ذوق سخن" مولانا بدر القادری مصباحی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور (انڈیا) انوار رضا (صفحات ۶۶۷ تا ۶۷۴)

۷۲۔ "اعلیٰ حضرت کی شاعری میں عشق کے عناصر"، اقبال یوسف اعظمی، ماہنامہ مہر وماہ، لاہور، نومبر۔دسمبر، ۱۹۸۱ء

۷۳۔ "نعت گوئی اور اعلیٰ حضرت" رحمۃ اللہ علیہ، پاشا بیگم (پیرزادی)، ترجمان اہلسنّت، فروری ۱۹۷۶ء)

۷۴۔ "اردو میں نعت گوئی"، راجا رشید محمود، ہفت روزہ الہام، بہاولپور، ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء

۷۵۔ "نعت احمد رضا کے شعری محاسن"، راجہ رشید محمود، ماہنامہ نعت، لاہور، اگست ۱۹۹۱ء

۷۶۔ "شعری حسن اور کلام رضا"، ریاض الحق، ماہنامہ حنفی، فیصل آباد، اپریل ۱۹۷۲ء

۷۷۔ "اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری"، مولانا سعید جیلانی، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، جون۔جولائی ۱۹۹۲

۷۸۔ "شان مصطفی کلام رضا کی روشنی میں"، استاذ العلماء شاہ حسین گردیزی صاحب مد ظلہ العالی، مجلہ معارف رضا، کراچی ۱۹۹۰ء

۷۹۔ "نعت گو شعراء میں مولانا احمد رضا بریلوی"، ابو طاہر شجاع حسین، ہفت روزہ الہام، بہاولپور، ۵ مارچ، ۱۹۷۵

۸۰۔ "اعلیٰ حضرت کے اشعار پر اعتراض"، فقیہ الھند محمد شریف الحق رضوی امجدی رحمۃ اللہ علیہ، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، اکتوبر ۱۹۶۴ء

۸۱۔ "اقلیم نعت کا بادشاہ، احمد رضا بریلوی"، سیّد صابر حسین شاہ بخاری، ماہنامہ ماہ طیبہ، سیالکوٹ، جولائی ۱۹۹۴ء

۸۲۔ "قصیدۂ نوریہ امام احمد رضا"، ضیاء القادری، مجلہ، معارف رضا، کراچی۔ ۱۹۸۴ء

۸۳۔ "اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا کی نعت گوئی"، عابد نظامی، ماہانہ عرفات، لاہور، اپریل ۱۹۷۰ء

۸۴۔ "انتخاب حدائق بخشش"، عابد نظامی، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، جنوری ۱۹۸۳ء

۸۵۔ "اردو کے ایک فراموش کردہ عظیم نعت گو"، سید عارف علی رضوی، ہفت روزہ اخبار عالم، بمبئی، ۱۱۵ کتوبر، ۱۹۸۸ء

۸۶۔ "مولانا احمد رضا کی فارسی شاعری"، جناب عارف نوشاہی، ہفت روزہ الہام، بہاولپور، ۱۴ جون ۱۹۷۵ء

۸۷۔ "کلام رضا کے چند پہلو"، عبد الرزاق شمسی، ماہنامہ سنی دنیا، بریلی، مئی ۱۹۸۸ء

۸۸۔ "حسین نعت اور حسین نعت خواں"، قاضی عبد الرسول صاحب، روزنامہ سعادت، فیصل آباد، ۲۳ مئی، ۱۹۶۷ء

۸۹۔ ”کلام رضا کی اصلاح، ایں چہ بوالعجبی ست“، علامہ غلام مصطفی مجددی، ماہنامہ القول السدید، لاہور، ستمبر ۱۹۹۳ء

۹۰۔ ”اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ایک شعر“ علامہ غلام مصطفی مجددی، جہان رضا، لاہور، مارچ، ۱۹۹۴ء

۹۱۔ ”مولانا احمد کا نعتیہ کلام“، ابو الطاہر فدا حسین فدا، ماہانہ انوار الفرید، ساہیوال، ستمبر ۱۹۸۹ء

۹۲۔ ”نعت رسول مقبول ا اور مولانا احمد رضا“، ابو الطاہر فدا حسین فدا، ماہنامہ مہر وماہ، لاہور، جنوری۔ فروری ۱۹۷۹ء

۹۳۔ ”کلام رضا تشریح کے آئینے میں“، پروفیسر فیاض احمد کاوش رحمۃ اللہ علیہ، ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی۔ جون ۱۹۷۶ء

۹۴۔ ”اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی“، جناب فیروز خان رضوی ایم اے، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، اگست ۱۹۹۲

۹۵۔ ”شرح کلام امام اہلسنّت“، عبد القادر بدایونی، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، اگست ۱۹۶۴ء

۹۶ ”مولانا احمد رضا خان بریلوی کی شاعری“، جناب کوثر نیازی، روزنامہ جنگ، لاہور، ۲۶ اپریل، ۱۹۶۹ء

۹۷۔ ”اعلیٰ حضرت بحیثیت شاعر“، ڈاکٹر لطیف حسین ادیب، ماہنامہ جام رضا، راولپنڈی، اپریل، ۱۹۶۹ء

۹۸۔ ”مولانا احمد رضا کی نعت گوئی اور عشق رسول“، پندرہ روزہ رضائے مصطفی، گوجرانوالہ، ۲۲ نومبر ۱۹۷۶ء

۹۹۔ "امام احمد رضا شہنشاہ عشق و محبت" مبشر الاسلام، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، اگست ۱۹۹۲ء

۱۰۰۔ "اعلیٰ حضرت کے عربی اشعار"، علامہ محمد احمد قادری، مجلہ معارف رضا، ۱۹۹۴ء کراچی۔

۱۰۱۔ "امام احمد رضا کی شاعری" محمد اسحاق خان نوری، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، جون۔جولائی ۱۹۹۲ء

۱۰۲۔ "فاضل بریلوی اور عربی شاعری"، پروفیسر محمد اسحاق قریشی، مجلہ معارف رضا، ۱۹۹۰ء

۱۰۳۔ "نعتیہ شاعری میں مولانا احمد رضا کا مقام"، مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب، روزنامہ جنگ، کراچی، ۲جولائی ۱۹۸۱

۱۰۴۔ "امام احمد رضا فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری"، پروفیسر محمد اکرام رضا، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اگست ۱۹۹۱

۱۰۵۔ "حدائق بخشش اور میلاد مصطفی"، پروفیسر محمد اکرام رضا، ماہنامہ جناب عرض، لاہور، ستمبر ۱۹۹۳ء

۱۰۶۔ "نغمات رضا"، پروفیسر محمد اکرام رضا، ماہنامہ رضائے مصطفی، گوجرانوالہ، جون ۱۹۸۸ء

۱۰۷۔ "امام احمد رضا کی شاعری میں ادب واحترام"، محمد آل محمد مصطفی، ماہنامہ سنی دنیا، بریلی، اکتوبر ۱۹۸۷ء

۱۰۸۔ "ایک نعتیہ شعر کی شرح"، محمد حبیب گوراٹیہ، ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی، مارچ، ۱۹۷۵ء

۱۰۹ "صدائے دلنواز"، محمد افضل شاہد، مجلہ ۱۹۹۳، امام احمد رضا کانفرنس، کراچی

۱۱۰۔ "صنعت مجوب کے مسائل، اور امام احمد رضا کی شعری عظمت"، ڈاکٹر سیّد شمیم گوہر، انڈیا، مجلہ ۱۹۹۳ء، امام احمد رضا کانفرنس، کراچی

۱۱۱۔ "فقیہہ اسلام بحیثیت عظیم شاعر و ادیب"، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب، معارف رضا، کراچی۔ ۱۹۹۱ء

۱۱۲۔ "اردو شاعری میں امام احمد رضا کا مقام"، جناب وجاہت رسول قادری صاحب، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۴

۱۱۳۔ "امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت اور ان کا فارسی کلام" ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، ۱۹۹۴ء

۱۱۴۔ "قصیدۂ معراجیہ اور حروف روی"، ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی (انڈیا)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۴ء

۱۱۵۔ "اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری"، پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۴ء

۱۱۶۔ "شرح قصیدۂ رضا بر اصطلاح نجوم و فلکیات"، ۱۹۸۷ء/۱۹۸۸ء، علامہ شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۷۔ "عشق مصطفی کی شمع فروزاں"، پروفیسر ڈاکٹر ممتاز بھٹو (رئیس الکلیۃ معارف الاسلامیہ، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۷ء)

۱۱۸۔ ’’حضرت رضا کا قصیدۂ معراجیہ‘‘، پیر طریقت حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ، (امیر جماعت اہلسنّت پاکستان)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۷ء

۱۱۹۔ ’’آفاقی شاعر‘‘، اعجاز انجم لطیفی (ریسرچ اسکالر، بہار یونیورسٹی، انڈیا)، مجلہ امام احمد رضاخان کانفرنس، کراچی ۱۹۹۷ء

۱۲۰۔ ’’فاضل بریلوی اور اردو ادب میں فروغ نعت‘‘، صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری صاحب (صدر نشین ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۸ء

۱۲۱۔ ’’الامام احمد رضا وثارہ الادبیۃ باللغۃ العربیۃ نشراًو نظماً‘‘ سیّد عتیق الرحمن شاہ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۲۲۔ ’’حدائق بخشش کی اردو نعتیہ شاعری‘‘، اثر صدیقی (انڈیا)، ہفت روزہ ڈسپلن، مالیگاؤں، ۲۳ دسمبر ۲۰۰۱ء

۱۲۳۔ ’’امام احمد رضا اور حدائق بخشش‘‘، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی (انڈیا)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۵ء

۱۲۴۔ ’’حضرت رضا بریلوی کی شاعری‘‘، مفتی مظفر احمد داتا گنجوی (انڈیا)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۵

۱۲۵۔ ’’دہن میں زباں تمہارے لیے‘‘، ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۵ء

۱۲۶۔ ’’اعلیٰ حضرت اور بعض موجودہ نعت خواں‘‘، محمد جمیل، ماہنامہ رضائے مصطفی، گوجرانوالہ، اپریل ۱۹۷۱ء

۱۲۷۔ "اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری"، حضرت سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ، ہفت روزہ افق، کراچی، ۱۵ جنوری ۱۹۸۰ء

۱۲۸۔ "اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری"، راجا محمد طاہر رضوی، مجلہ جادہ، جہلم، مجدد دور حاضر نمبر ۱۹۸۸ء

۱۲۹۔ "کلام رضا میں لفظ "اے" کا استعمال"، ڈاکٹر محمد طلحہ برق رضوی (انڈیا)، روزنامہ انقلاب، بمبئی، ۱۲ اکتوبر، ۱۹۸۸

۱۳۰۔ "ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم"، پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی (پشاور)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۲ء

۱۳۱۔ "رضا بریلوی ایک فنافی الرسول نعت گو"، پروفیسر محمد ظہور احمد اظہر، (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، ۱۹۹۶ء

۱۳۲۔ "عشق رسول انام ، رضا بریلوی کا پیغام"، پروفیسر محمد انور رومان (کوئٹہ)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی، ۱۹۹۶ء

۱۳۳۔ "حدائق بخشش میں محاورات کا استعمال" پروفیسر اسلم پرویز (گجرانوالہ) اور سیّد وجاہت رسول قادری (کراچی) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی، ۱۹۹۶ء

۱۳۴۔ "امام احمد رضا خان بریلوی کی شاعری"، محمد عبد الحق حقانی، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، نومبر ۱۹۹۲ء

۱۳۵۔ "مولانا احمد رضا کی نعت گوئی"، علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، فروری ۱۹۷۶ء

۱۳۶۔ "جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے"، علامہ عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی، ماہنامہ فیض رضا، فیصل آباد، فروری ۱۹۷۶ء

۱۳۷۔ "اعلیٰ حضرت بریلوی کی شاعری" سیّد محمد عبد اللہ قادری، روزنامہ سعادت، لاہور، ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء

۱۳۸۔ "علامہ رضا بریلوی ایک مظلوم شاعر"، مظفر الدین مصباحی، ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، انڈیا، نومبر، ۱۹۸۲ء

۱۳۹۔ "امام احمد رضا کا عشق غوثیت"، خواجہ معین الدین قادری، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، اکتوبر، ۱۹۸۸ء

۱۴۰۔ "اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی"، مولانا منظر قدیری صاحب، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، نومبر، ۱۹۷۲ء

۱۴۱۔ " گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستان"، ناصر عزیز، ماہنامہ کنز الایمان، لاہور، اگست ۱۹۹۶ء

۱۴۲۔ "اعلیٰ حضرت بریلوی کی شاعری"، نذیر احمد نورانی، پندرہ روزہ سواد اعظم، لاہور، یکم تا پندرہ جنوری ۱۹۷۹ء

۱۴۳۔ "اعلیٰ حضرت کی چند نعتوں کا ابتدائی متن" علامہ سید نور محمد قادری، مجلہ معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۳ء

۱۴۴۔ "مولانا احمد رضا خان بریلوی کے کلام میں محاوروں کا استعمال"، علامہ سید نور محمد قادری، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، ستمبر ۱۹۹۶ء

۱۴۵۔ "مولانا احمد رضا خان بریلوی"، واصف ناگی صاحب، روزنامہ جنگ، لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

۱۴۶۔ "امام اہلسنّت بارگاہ اہلسنّت میں"، نواب وحید احمد خان، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، جولائی، ۱۹۶۳ء

۱۴۷۔ ”کلام رضا آیات واحادیث کی روشنی میں“، علامہ مفتی یاسین قادری، ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی، فروری ۱۹۷۶ء

۱۴۸۔ ”احمد رضا خان ہندی بحیثیت شاعر وادیب“، پروفیسر ڈاکٹر محمد رجب بیومی (مصر) ترجمہ: علامہ عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ کنزالایمان، نومبر ۲۰۰۰ء، دہلی

۱۴۹۔ ”عرفان رضا“، ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان

۱۵۰۔ ”اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی“، ڈاکٹر سیّد جمیل الدین راٹھوی، ساگر یونیورسٹی، ساگر، مدھیہ پردیش، انڈیا

۱۵۱۔ ”امام احمد رضا کا مجموعہ کلام الاستمداد علی اجیاد الارتداد ونعت گوئی کے تناظر میں“، ڈاکٹر سراج احمد قادری ایم اے، پی ایچ ڈی، انڈیا، مجلہ معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء

۱۵۲۔ ”تضمین بر قصیدۂ معراجیہ امام احمد رضا خان بریلوی“ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ہلال جعفری، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، جنوری۔ فروری ۱۹۹۸ء

۱۵۳۔ ”فاضل بریلوی امام احمد رضا، ایک ناقد، ایک شارح“، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، ایم اے، پی ایچ ڈی، ماہانہ جہان رضا، لاہور، جنوری۔ فروری، ۱۹۹۸ء

۱۵۴۔ ”تضمین قصیدۂ نور“، ڈاکٹر ہلال جعفری (اسلام آباد)، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، جون۔ جولائی۔ ۱۹۹۸ء

۱۵۵۔ ”امام احمد رضا کی منظر نگاری“، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی (انڈیا) جہان رضا، لاہور، جون۔ جولائی ۱۹۹۸ء

۱۵۶۔ "امام احمد رضا کے نعتیہ مضامین"، جناب واحد رضوی صاحب (اٹک) جہان رضا، اگست، ۱۹۹۸ء

۱۵۷۔ "واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا"، پروفیسر منیر الحق کعبی فاروقی، ایم اے، جہان رضا، ستمبر ۱۹۹۸ء

۱۵۸۔ "امام احمد رضا بریلوی کے ہم عصر تین نعت گو شاعر"، جناب خلیل احمد رانا صاحب، جہان رضا، لاہور، جنوری۔ فروری ۲۰۰۱ء

۱۵۹۔ "نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا"، تضمین ڈاکٹر ہلال جعفری، جہان رضا، جولائی ۲۰۰۱ء

۱۶۰۔ "امام احمد رضا کی سراپا نگاری"، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی (انڈیا) جہان رضا، جولائی ۲۰۰۱ء

۱۶۱۔ "کلام رضا میں پھولوں کا مشکبار تذکرہ"، مولانا غلام مصطفی (انڈیا)، ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، اپریل ۲۰۰۳ء

۱۶۲۔ "تضمین"، (نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا)، بشیر حسین ناظم ایم اے، جہان رضا، جنوری، ۲۰۰۲ء

۱۶۳۔ "تضمین بر کلام امام المحققین اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی" علامہ غلام مصطفی مجددی، ایم اے، جہان رضا، اپریل ۲۰۰۲ء

۱۶۴۔ "امام احمد رضا اور صنعت تضاد"، محمد صلاح الدین سعیدی، جہان رضا، مارچ ۲۰۰۳ء

۱۶۵۔ "حضرت امام احمد رضا بریلوی کی نعت گوئی میں مضمون آفرینی"، ڈاکٹر صابر سنبھلی، جہان رضا، مارچ ۲۰۰۳ء

۱۶۶۔ ”افکار رضا میں حب رسول کا رنگ و آہنگ“، پروفیسر محمد اکرام رضا، جہان رضا، اگست ۲۰۰۳ء

۱۶۷۔ ”شان احمد رضا“، محمد اختر رضا نوری سمنانی، (بریلی شریف)، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، اگست ۲۰۰۳ء

۱۶۸۔ ”عشق رضا کی وارفتگی“، محمد منیر نظامی، انڈیا، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، جنوری ۲۰۰۱ء

۱۶۹۔ ”بساتین الغفران“ (الدیوان العربی)، استاذ الدکتور حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ، رضا دار الاشاعت، لاہور ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی شخصیت اپنے کلام کے آئینے میں“، پروفیسر محمد منیر الحق کعبی فاروقی، ماہنامہ جہان رضا، لاہور، جولائی، ۱۹۹۹ء

۱۷۱۔ ”قصیدتان رائعتان“ (فی مدح مولانا فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ)، تصنیف امام احمد رضا قدس سرہ (عربی)، المجمع الاسلامی مبارکفور، الھند (۱۳۱۳اشعار)، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء

۱۷۲۔ ”اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی صحافت کی نظر میں“، محمد مرید احمد چشتی، ماہنامہ سلسبیل، لاہور، مارچ ۱۹۷۴ء

۱۷۳۔ ”اعلیٰ حضرت کا عشق رسول اور نعت“، محمد مرید احمد چشتی، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، اپریل، ۱۹۷۴ء

۱۷۴۔ ”نعت گویوں میں مولانا احمد رضا خان کا مقام“، محمد مرید احمد چشتی، ہفت روزہ الہام، بہاولپور، ۱۴ مئی، ۱۹۷۶ء

۱۷۵۔ "اعلی حضرت کی نعتیہ شاعری"، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، روزنامہ المجاہد، کانپور، ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء

۱۷۶۔ "جھوم جھوم اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستان"، محمد یونس شیخ، ماہنامہ رضائے مصطفی، جنوری ۱۹۸۳

۱۷۷۔ "امام احمد رضا بریلوی کے دس عربی اشعار"، شاہ محمد احمد قادری، ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی، نومبر ۱۹۷۵ء

۱۷۸۔ "اعلیٰ حضرت کی شان میں محفل مشاعرہ"، مشتاق احمد علوی، ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی، نومبر ۱۹۷۵

۱۷۹۔ "اعلیٰ حضرت کا نعتیہ کلام"، خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ، ماہنامہ پاسبان، ستمبر ۱۹۵۴ء

۱۸۰۔ "کلام رضا"، اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی

۱۸۱۔ "باقیات رضا"، پروفیسر بشیر احمد قادری

۱۸۲۔ "امام احمد رضا بحیثیت عاشق رسول" جلال الدین ڈیروی

۱۸۳۔ "مولانا احمد رضا خان کا نعتیہ کلام" جلیل قدوائی

۱۸۴۔ "امام احمد رضا کی عربی شاعری"، پروفیسر احمد حسین قریشی

۱۸۵۔ "مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری" ڈاکٹر سید رفیع اللہ

۱۸۶۔ "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری"، آنسہ ظہیرہ قادری

۱۸۷۔ "امام احمد رضا اور ان کی شاعری"، پروفیسر عنایت قریشی

۱۸۸۔ "انتخاب کلام رضا"، محمد انور علی رضوی، ایم اے

۱۸۹۔ "کلام الامام"، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۱۹۰۔ "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قصیدۂ معراج پر ایک تحقیقی مقالہ"، نظام الدین بیگ جام

۱۹۱۔ "مولانا احمد رضا خان بریلوی، شخصیت اور شاعری"، مشتاق احمد قادری

۱۹۲۔ "اعلیٰ حضرت کے گیارہ عربی اشعار"، محمود احمد قادری

۱۹۳۔ "امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام"، محمود احمد قادری (ماخوذ: جہان رضا، نومبر۔ دسمبر، ۱۹۹۶

۱۹۴۔ "شرح کلام امام اہلسنّت"، ابرار قادری بدایونی، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، اکتوبر ۱۹۶۵ء

۱۹۵۔ "مولانا احمد رضا کی نعتیں" اسلم سعیدی، روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی، ۲۵ نومبر، ۱۹۸۴ء

۱۹۶۔ "ایک شعر ایک حقیقت"، سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی، مجلہ معارف رضا ۱۹۸۴ء

۱۹۷۔ "مولانا احمد رضا کا منتخب نعتیہ کلام"، اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء

۱۹۸۔ "شرح کلام امام اہلسنّت"، اقبال احمد نوری، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، مئی۔ جون، ۱۹۶۴ء

۱۹۹۔ " کلام الامام، امام الکلام"، اقبال احمد نوری، ماہنامہ نوری کرن، بریلی، مئی۔ جون، ۱۹۶۴ء

۲۰۰۔ "فاضل بریلوی امام احمد رضا مقالات کی روشنی میں"، جناب زین الدین ڈیروی

اختتام پر سیّد محمد اشرف برکاتی، مارہرہ شریف کا قطعہ ہدیۂ قارئین ہے

منار قصر رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے ایک ہی زینے پر چڑھ کے دکھلا دو
فتاویٰ رضویہ تو اک کرامت ہے
ذرا حدائق بخشش ہی پڑھ کے دکھلا دو

❁ ❁ ❁ ❁